بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شانِ حرمین الشریفین

دوسالہ روئداد سفر دیار اقدس



مصنفہ

شاعر شان رحمت محمد امان علی ثاقب صابری القادری

زیر اہتمام فیضان ولایت ٹرسٹ، حیدآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	:	شان حرمین الشریفین
نوعیت کتاب	:	روئداد سفر دیار اقدس
نام مصنف	:	محمد امان علی ثاقب صابری القادری
تعداد اشاعت	:	(۵۰۰) پانچ سو
سن اشاعت	:	۲۰۰۲ء
مقام اشاعت	:	دائرہ پریس چھتہ بازار، حیدرآباد
کمپوزنگ	:	SAM کمپیوٹرس، متصل عشرت محل، مغلپورہ فون: 040-4568373
طباعت ٹائٹل	:	جنید پرنٹرس وگرافکس مانصاحب ٹینک
ہدیہ اندرون ملک	:	چالیس روپے سکہ ہند
عرب ممالک میں	:	دس ریال
مغربی ممالک میں	:	پانچ ڈالر

ملنے کا پتہ

محمد امان علی ثاقب صابری القادری بانی و معتمد فیضان ولایت ٹرسٹ، حیدرآباد

مکان نمبر 481-8-22 پرانی حویلی، حیدرآباد ۲۔ عقب مسجد یکخانہ۔ فون نمبر: 4573471



تعارف اشاعت

احمدہ و اصلی علی رسولہ الکریم

اللہ رب العالمین جو اپنے بندوں پر ماں باپ سے ہزاروں درجے زیادہ مہربان ہے جو ہم کو اپنے حبیب پاک رحمتہ اللعالمین ﷺ کی امت میں پیدا فرمایا اور اپنے اولیائے ذیشان کی نسبت غلامی سے نوازا۔ انہی نوازشات اور سعادت مندیوں نے اس حقیر صابری غلام کو دنیوی عزت وراحت کے ساتھ ذوق شعری سے نوازا۔ جس کے نتیجہ میں حمد باری تعالیٰ، نعت حبیب خدا ﷺ ومنقبت اولیائے کرام کی توفیق نصیب ہوئی۔ اور یہ توفیق کئی کتابوں کی تصنیف وتالیف کا باعث بنی اور حرم خداوندی، حرم نبوی اور حرم اولیائے مکرم میں حاضری کے شرف سے نوازا۔ چنانچہ ۲۰۰۱ء اور ۲۰۰۲ء عیسوی میں اور اس سے قبل ۱۹۹۴ء اور ۱۹۹۵ء میں حاضری حرمین شریفین اور ادائی عمرہ وحج مبرور کے دوران عقیدت مندانہ ذوق شعری نے برموقع وبرمحل کئی حمد باری تعالیٰ و نعت سرورکونین ﷺ موزوں کیے اور کئی معروضے بھی۔

سفرہائے مقدس کے لیے اسباب ووسائل کی فراہمی اور دوران سفروزیارت عنایات و نوازشات اور انعام واکرام کی نعمتوں کا حصول مجھے اسبات کی ترغیب دیا کہ میں اپنے مخلصان اہل سنت وبرادران شریعت وطریقت کی سرشاری اور ازدیاد عقیدت کے لیے اس ترقیم کو کتابی شکل میں پیش کروں۔ اسی تقاضے نے اپنے بزرگوں علمائے کرام اور ہمنواؤں کی تائید وحوصلہ افزائی سے اس کتاب کی پیش کش کی سعادت سے نوازا گیا۔

ثاقب صابری القادری

زیارت حرمین الشریفین

اللہ جل شانہ نے اپنے اس حقیر بندہ کو زمانہ طالب علمی میں ہی ایک ہادی برحق پیر کامل کے دامن نسبت سے وابستہ کردیا آخری دور کے شاعر و ادیب اساتذہ کرام کے فیض تلمذ اور شعر و ادب کے ممتاز پیر طریقت اور مشفق و مہربان مرشد باکمال کے فیضان نے احکام شریعت کی پابندی کے ساتھ پیران عظام اولیائے کرام اور سرور کونین ﷺ کی عظمت اور الفت و عقیدت کی روشنی میرے دل میں ڈالدی اور میرے ذوق شعری کو جلا بخشی۔ جس کے نتیجہ میں اپنے پیر کامل کی عظمت و محبت میں شعر کہنے کی توفیق نصیب ہوئی اور یہ ذوق مسلسل ترقی کرتا رہا۔ تعلیم کے ختم پر کوآپریٹیو بنک کی محاسبی کی خدمت کو ترک کرا کر اپنے مہربان پیر نے محکمہ تعلیمات سے وابستہ کردیا۔ بحیثیت معلم اردو زبان وادب ۳۵ سالہ سرکاری خدمت میں ادب اور شاعری سے وابستگی بڑھتی رہی اور مشق سخن بھی۔۔

ہر سال گرما کی چھٹیوں میں مہربان پیر و مرشد قبلہ اپنے وابستگان کی ہدایت و تربیت کے لیے ہمارے اپنے وطن میں تشریف لاتے اور رشد و ہدایت کی دولت سے نوازتے رہے۔ اس فیضان بے پایاں نے میری شاعری کو مہمیز کیا اور مجھے اپنے پیر و مرشد کی مدحت نیز ان کے ارشادات و تعلیمات کو منظوم روئیداد کے طور پر مرتب کرنے کا موقع نصیب ہوتا رہا۔ چنانچہ ۱۹۵۵ء کے اوائل میں منظوم روئداد کا ایک مجموعہ بنام ''فیضان عرفان'' مرتب و شائع ہوا۔ (واضح باد کہ حضرت پیرو مرشد قبلہ کا خطاب ''قطب العرفان'' حضرت کے پیر کامل علیہ الرحمتہ والرضوان سے عطا کیا گیا تھا) اور نام مبارک قطب دو جہاں مخدوم سید خواجہ قطب الدین احمد ہاشمی صابری چشتی نظامی قادری علیہ الرحمتہ والرضوان ہے۔

اس منظوم روئیداد فیضان عرفان کو حضرت پیر اور دادا پیر علیہ الرحمتہ دونوں نے پسند فرما کر

خوشنودی اور دعاؤں سے نوازا۔ اس نوازش نے مناقب اولیائے کرام کی توفیق سعید نصیب فرمائی جس کے نتیجہ میں بارگاہ بندہ نوازؒ گلبرگہ شریف اور بارگاہ غریب نوازؒ اجمیر شریف کی حاضری نصیب ہوتی رہی جس کے نتیجہ میں فیضان سروری اور فیضان ولایت کی ترجمانی میں مناقب و احوال پہ مشتمل مجموعے مرتب و شائع کرانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ مجموعے میں (۱) شان بندہ نوازؒ (۲) شان غریب نوازؒ (۳) شان ہندالولیؒ (۴) شان غوث الوریٰؒ۔

منقبتی شعر گوئی اور مجموعوں کی طباعت کے دوران خوش بختی سے سرور کونین حبیب خدا ﷺ کی عظمت و محبت کا اشتیاق فروغ پاتا رہا اور نعت نگاری کا سلسلہ بھی ترقی پذیر رہا۔ ۱۹۹۴ء کے آغاز سے کچھ قبل بارگاہ غریب نواز میں حاضری اور منقبت جس کا پہلا مصرعہ "اک نگاہ کرم غریب نوازؒ" اور آخری مصرعہ "اب دکھا دو حرم غریب نوازؒ" تھا گنگنایا کرتا تھا۔

اس معروضے اور وطن واپسی کے بعد نعت گوئی کی طرف شعری میلان بڑھتا گیا تھا۔ اور در اقدس پر حاضری کا ولولہ اثر انگیز رہا۔ جس کے نتیجہ میں مندرجہ ذیل نعتیں موزوں ہوتی رہیں اور میں گنگناتا رہا۔۔

نعت مبارک

تصور میں اب میرے طیبہ نگر ہے — جو میرے پیارے محمد ﷺ کا گھر ہے
انہیں سبز گنبد کے جلوے مبارک — میسر جنہیں دید آٹھوں پہر ہے
خدا یا جھلک نور احمد کی دکھلا — غلامی میں جس کی یہ شمس و قمر ہے
کبھی ذکر ان کا کبھی یاد ان کی — وظیفہ یہی میرا شام و سحر ہے
محمد ہمارے مقدر بھی کردو — وہ خاک مدینہ جو نور بصر ہے

تصدق ہے وابستگی پر یہ ثاقب
در ہاشمی آپ ہی کا تو در ہے

نعت پاک

رب کے دلدار ہیں مدینے میں
سب کے سرکار ہیں مدینے میں

جن کے جن و بشر ملک ہیں غلام
اب وہ سردار ہیں مدینے میں

انبیاء مقتدی بنے ان کے
ان کے سالار ہیں مدینے میں

رحمت عالمین لقب ان کا
رب کے انوار ہیں مدینے میں

کالی کملی میں چاند بطحے کا
یوں ضیا بار ہیں مدینے میں

سب خدائی ہے مملکت ان کی
اس کے مختار ہیں مدینے میں

اپنی امت کے جاں نثاروں کے
ناز بردار ہیں مدینے میں

ہم غلاموں کے حال سے ہر دم
وہ خبردار ہیں مدینے میں

غم نصیبی کو مل رہی ہے آس
اپنے غم خوار ہیں مدینے میں

ان سے وابستہ ہیں کروڑوں ولی
شان ابرار ہیں مدینے میں

جن پہ شیدا ہے خود خدا ثاقبؔ
وہ طرحدار ہیں مدینے میں

نعت پاک

مرے شوق میرے ارمان مجھے لے چلو مدینے
وہ ہے روح کا گلستاں مجھے لے چلو مدینے

وہ ہے ناز عرش اعظم وہی ان کا سبز گنبد
وہی خلد کا یہ ایواں مجھے لے چلو مدینے

وہی فخر انبیا ہیں وہی سرور دو عالم
وہی میرے دین و ایمان مجھے لے چلو مدینے

نہیں کوئی ان کے جیسا نہ تھا کوئی ان کا سایا
وہی انبیاء کے سلطاں مجھے لے چلو مدینے

میں گناہگار نادم میں ہوں اک غلام عاصی
ہیں وہی شفیع عصیاں مجھے لے چلو مدینے

وہ ہیں رحمت دو عالم میں امیدوارِ رحمت
نہیں میرے پاس ساماں مجھے لے چلو مدینے

میں اسیر عشق احمد میں مریض ہجر سرور ﷺ
ہے یہی تو میرا درماں مجھے لے چلو مدینے

میں انہیں کی آرزو کو لیے دل میں جی رہا ہوں
کرو اور مجھ پہ احساں مجھے لے چلو مدینے

وہ حبیب کبریا ہیں وہ جو عرش پر گئے تھے
وہ ہیں میرے دل میں مہماں مجھے لے چلو مدینے

مری معصیت نے ثاقبؔ مجھے کردیا پشیماں
ہے وہیں پناہ عصیان مجھے لے چلو مدینے

التجائیہ نعت مبارک

یا الٰہی مجھے پہونچا مرے سرکار کے پاس
جو ہیں محبوب ترے بھی انہیں دلدار کے پاس

جن کی ابرو کے اشارے پہ ہے تقدیر حیات
سرور کون و مکان احمد مختار کے پاس

آرزو بھی یہی ارمان و تمنا بھی یہی
جا کے سجدے میں کروں روضۂ سرکار کے پاس
ان کے قدموں پہ مری جان نچھاور کردوں
وہ جو آجائیں کبھی اس دل بیمار کے پاس

عرش سے آ کے فرشتے جہاں کرتے ہیں طواف
روح کو چاہیے رہنا اسی گلزار کے پاس
حشر میں کام فقط ان کا وسیلہ آیا
اور کچھ بھی تو نہ تھا مجھ سے خطا کار کے پاس

ان کی الفت ہی میں پلتے ہیں مرے سب افکار
ان کی عظمت کے سوا کیا مرے اشعار کے پاس
آپ اسی شان سے مرقد میں ہیں جلوہ افروز
روز آتے ہیں ملائک مرے سرکار کے پاس

چشم موسیٰؑ سے جو پوچھو تو یہی کہدے گی
چاند تارے ہیں بھکاری رخ انوار کے پاس
ہم بھی امید برات کی لیے بیٹھے ہیں
جوش ہے آج کی شب رحمت غفار کے پاس

ان سے مل جائے گی خیرات شفاعت ہم کو
جب پہونچ جائیں گے ہم نبیوں کے سردار کے پاس
مانگو مل جائے گی کونین کی دولت ان سے
کونسی چیز نہیں ہے شہ ابرار کے پاس

ایک مفلس در سرکار کا مشتاق بھی ہے
اے صبا کہدے یہ جا کر مرے غم خوار کے پاس

روز محشر یہی کہدوں گا میں رب سے ثاقبؔ
ان کی نعتوں کے سوا کیا ہے گنہگار کے پاس

بارگاہ غریب نوازؒ میں معروضے کے بعد حیدرآباد واپسی کے دو مہینوں کے دوران مذکورہ نعتوں کی پیش کش نے بارگاہ سرور کونین ﷺ میں حاضری کی آرزو و بے قراری کی حالت میں آ گئی اور اسی بیقراری کو وسیلہ بنا کر سرور کونین ﷺ کی خدمت میں یہ نعتیہ معروضہ گنگناتا رہا۔۔

نعتیہ معروضہ

میرے سرکار در پر بلالو بڑھتی جاتی ہے اب بیقراری
آپ کونین کے تاجور ہیں اور میری غریبی سوالی

میں سراپا گنہگار تو ہوں پر ہیں آنکھوں میں اشک ندامت
میرے سرکار میرا سہارا آپ کی شان بندہ نوازی

پیکر نور نور ازل ہیں ان کا جلوا ہے جلوا خدا کا
بات قرآں، تبسم تجلی ہر ادا ان کی ہر چھب نرالی

عرش اعظم پہ معراج کی شب، قاب قوسین کی منزل میں تھے جب
مغفرت کا لیا رب سے وعدہ، اپنی امت کی قسمت سنواری

آپ محشر میں دلہا بنیں گے اور ہونگے یہ سارے براتی
قادریؔ، سہروردیؔ، نظامیؔ، صابریؔ، نقشبندیؔ و چشتیؔ

حشر میں سارے عابد تھے لرزاں، انبیاء نفسی نفسی میں حیراں
ان کے تاج شفاعت کے قرباں، ان کی رحمت نے کی دستگیری

آرزو، میری حسرت، تمنا التجا مدعا سب یہی ہے
جب لپٹ جاؤں قدموں سے ان کے میرے سر پر رہے کالی کملی

ان کے ولیوں کی نسبت ملی ہے ان کے در کی غلامی ملی ہے
ان کی چشم عنایت کا صدقہ زندگی کی یہ ساری کمائی

میرے مالک مری التجا سن، جب اجل آئے پیغام لے کر
ان کا جلوا ہو میری نظر ہو، ان پہ صدقے ہو یہ زندگانی

میں ہوں بندہ خطا وار ثاقبؔ، ناز کرنا مجھے پر بجا ہے
میری عزت کا ساماں بنی ہے ان کی مدحت میں نغمہ سرائی

جس وقت یہ معروضہ راست حضور احمد مختار ﷺ کی جناب میں پیش کیا اس وقت میری معاشی حالت اس قابل نہ تھی کہ سفری اخراجات کا متحمل ہوسکتا اس لیے میں نے سرکار کی جناب میں اپنی غریبی کا حوالہ دیا۔ میری اس عاجزی پر سرکار دو عالم ﷺ کی رحمت کاملہ کو ترس آیا اور میرے معروضے کو قبولیت عطا فرمائی۔ وہ اسطرح کہ حیدر آباد کے ایک مجاہد اہل سنت متعدد دینی درسگاہوں اور اداروں کے ناظم مولانا سید محمد عبدالقدیر حسینی المعروف نورانی پاشاہ صاحب ماہ شعبان کے آخری دنوں میں مجھ سے خواہش کی کہ میں ان کے نمائندہ کی حیثیت سے ماہ رمضان المبارک میں سعودی عرب جا کر آؤں اور عمرہ کا ویزا اور ہوائی سفر کا ٹکٹ لاکر دیں گے۔ میں اس احساس اور سرشاری کے تحت کہ میرے سرکار دو عالم ﷺ نے غلام ازل کے معروضے کو قبول فرما کر مجھے اللہ رب العزت کے گھر اور اپنے مقدس در کی حاضری کا شرف عطا فرما رہے ہیں۔ میں بے اختیار آمادہ ہوگیا۔ اس وقت مجھے اپنے پیر کامل نور اللہ مرقدہ کی وہ پیش گوئی یاد آئی جب لگ بھگ پچاس سال قبل ایک ۲۹ صفر چاندرات کی شام ربیع الاول شریف کا چاند سب سے پہلے دیکھنے کے نتیجہ میں اس رات مجھے خوشخبری سنائی کہ ”بیٹے ثاقبؔ، مشیت ایزدی سے تمہیں کعبۃ اللہ شریف اور مدینہ منورہ کی حاضری

اور حج کی سعادت بھی نصیب ہوگی۔ جس سے تمہاری عاقبت سنور جائے گی اور جنت بھی مقدر میں آئے گی''۔ میں اپنی قسمت پر ناز کرتے ہوئے سفر کی تیاری میں لگ گیا۔

جنوری ۱۹۹۴ء میں واقع رمضان المبارک کے دوسرے دہے میں ٹرین سے ممبئی پہونچکر تاریخ کی غلط فہمی کے نتیجہ میں پچھلی شب میں ایر پورٹ پہونچنے کی بجائے دوسری صبح پہونچا اور رجوع کیا ذمہ داران سے تو انہوں نے کہا کہ جس فلائٹ کا ٹکٹ آپ کے پاس ہے یہ فلائٹ پچھلی شب میں جا چکی ہے۔ اب آپ کے لیے کوئی موقع نہیں ہے۔ میں اس جواب سے بہت پریشان اور مایوس ہوگیا اور اسی مایوسی کی حالت میں اپنے سرکار ﷺ سے عالم خیال میں معروضہ کیا کہ سرکار مجھے محروم نہ لوٹایئے اور حاضری کی سعادت سے شادکام فرمایئے۔ کچھ ہی دیر میں ایک فرد مخلص نے مشورہ دیا کہ آپ یہاں سے بس میں سوار ہوکر ایر انڈیا کے علاقائی دفتر جایئے۔ اور وہاں کے افسر سے رجوع کیجئے۔ چنانچہ میں وہاں پہونچا اور معروضہ کیا اور اپنی غلطی کا اعتراف کرلیا تو ان کو ترس آیا اور انہوں نے دوسرے دن کی فلائٹ میں نشست محفوظ کرا کہ مجھے مطمئن کرادیا۔ یہ بھی محض میرے سرکار کا کرم تھا۔ دوسرے دن بخیر و عافیت جدہ پہونچا۔ اس سفر کے آغاز سے دو چار روز پہلے میرے احساسات اور تمناؤں نے شعری پیرایہ اختیار کیا اور ان اشعار کو میں دوران سفر گنگناتا رہا جو یہ ہیں:۔

پڑھوں گا میں نعت ان کے در پر خوشی کے آنسو بہا بہا کر
کبھی تو نظریں اٹھا اٹھا کر کبھی تو گردن جھکا جھکا کر

عجیب دل کا رہے گا عالم' زباں پہ صل علیٰ کے نغمے
کروں گا روضے کا میں نظارا' جبیں کے سجدے لٹا لٹا کر

نصیب نے یاوری جو کی ہے یہ صرف ان کی نوازشیں ہیں
کرم سے دامن کو بھر ہی لوں گا میں ان کو نعتیں سنا سنا کر

حضور ﷺ ہیں رحمت دو عالم میں ان کے جود و کرم کے قرباں
حقیر و ادنیٰ غلام کو بھی نوازتے ہیں بلا بلا کر

وہ بحر جود و سخا ہیں بے شک وہ رحمتوں کے خزانے والے
کریں گے کھیتی میری ہری وہ کرم کی بارش گرا گرا کر

وہی ہیں مختار ہر دو عالم' وہی ہیں ساری عطا کے مالک
عنایتوں کو سمیٹ لوں گا' طلب کا دامن بڑھا بڑھا کر

رہے تصور مرا سلامت' یہ سر ہے اور ان کے پائے اقدس
میں چومتا ہوں حسیں کف پا' لبوں کو اپنے لگا لگا کر

وہ دیکھے ولیوں کا اپنے دامن' ہماری حالت پہ مہرباں ہیں
وہ لاج رکھے ہوئے ہیں ابتک' میری خطائیں چھپا چھپا کر

وہ رحمت عالمیں ہیں بے شک' غفور بھی ہیں رحیم بھی ہیں
کرم سے اپنے نواز دیں گے' یہ روسیا ہی مٹا مٹا کر

امید پہ جی رہا ہوں ثاقب کبھی تو آئیں گے اس میں آقا
رکھا ہوں ان کے ہی واسطے میں' یہ خانہ دل سجا سجا کر

شہر جدہ جو حرمین شریفین کا باب الداخلہ کی حیثیت رکھتا ہے اس میں دو تین روز قیام کر کے بارگاہ سرور کونین میں حاضری کے لیے مدینہ منورہ پہونچا۔ یہاں کی حاضری کے دوران ہمدرد ملت جناب محترم احمد الدین اویسی صاحب برادر مکرم جناب سلطان صلاح الدین اویسی صاحب کے لطف و کرم سے ان کے مکان سے قریب ایک اقامتی مرکز میں جو جناب عظمت علی صاحب رکن بزم اتحاد جدہ کی نگرانی میں اہل حیدرآباد کے قیام کے لیے سہولت بخش ہے وہاں ہر طرح آرام سے رہ کر حاضری حرم نبوی سے مشرف ہوتا رہا۔ اور اس دوران یہ نعتیں بھی نذر کرتا رہا۔

نعت پاک

در مصطفٰی آج پیش نظر ہے
زہے بخت اب دل مسرت کا گھر ہے

سر بندگی کو ملی آج معراج
شہنشاہ کونین کا سنگ در ہے

میں ان کی نوازش عنایت کے قرباں
تصور میں ان کے قدم میرا سر ہے

میں ان کے کرم پر کروں کیا نچھاور
وفور مسرت میں اب چشم تر ہے

دو عالم کے سرکار ہیں سب کے داتا
گدائے رسول خدا تاجور ہے

بنایا ہے مختار کونین ان کو
وہ اللہ جو خالق بحر و بر ہے

غلامی سرکار دولت بڑی ہے
وہ مال و متاع ہے نہ یہ سیم و زر ہے

یہ فیضان نعت رسول ﷺ خدا ہے
قلم میں اثر ہے زباں میں اثر ہے

فقط ایک نسبت پہ نازاں ہے ثاقبؔ
نہ طاعت نہ تقویٰ نہ علم و ہنر ہے

نعت پاک

در مصطفٰی پر یہ سر اللہ اللہ
تصدق مرا دل جگر اللہ اللہ

میں ایسی عنایت کے قابل کہاں تھا
نوازے ہیں مجھ کو مگر اللہ اللہ

یہ نورانی منظر ہے جنت سے خوشتر
مقدر کی ہے یہ سحر اللہ اللہ

شب و روز اس نور و رحمت کے در پر
بھکاری ہیں شمس و قمر اللہ اللہ

تصور مرا بار پانے لگا ہے
ملے ہیں اسے بال و پر اللہ اللہ

زہے بخت ہاتھ آیا دامان نسبت
یہی میرا گنج گہر اللہ اللہ

یہ توفیق نعت ان کا لطف و کرم ہے
کہاں مجھ میں ایسا ہنر اللہ اللہ

جسے چاہیں در پر بلالیں گے سرکا ﷺ
نہوگی اسے فکر زر اللہ اللہ

عنایات محبوب داور پہ ثاقبؔ
تصدق مرا گھر کا گھر اللہ اللہ

بارگاہ سرورکونین ﷺ کی اس سرشارانہ حاضری کے بعد وہیں سے عمرہ کی ادائی کی نیت سے مکہ مکرمہ کے لیے روانگی عمل میں آئی۔ اور اپنے پروردگار عالی کے حرم مکرم کی زیارت اور تکمیل عمرہ کی سعادت حصے میں آئی۔

اب یہ تمنا دل میں انگڑائیاں لیتی رہی کہ نماز عید الفطر بارگاہ نبوی میں ادا کر کے شادکام رہوں گا۔ مگر اس سال ہوا یہ کہ ماہ شوال کا چاند ۲۹/ رمضان کو دکھائی نہیں دیا بلکہ ۳۰/ رمضان کو دکھائی دیا اس لیے عید الفطر ایک دن بعد ہوئی اور اسی روز جدہ ایرپورٹ سے دوپہر میں ہماری فلائٹ تھی اور بارہ بجے وہاں پہونچنا ضروری تھا۔ اس لیے اپنے ہمزلف جناب غلام جیلانی صاحب کے مشورہ پر ان کے ساتھ حرم المکہ مکرمہ میں نماز عید الفطر ادا کی گئی۔ مگر مدینہ منورہ میں حاضری سے محرومی کا احساس بار بار ٹوکتا تھا۔ میرے تاثر نے نماز فجر اور نماز عید الفطر کے درمیان حضور سرورکونین کی جناب میں تصور و عقیدت کے کاندھے پر ایک شعر ارسال کیا۔ جو یہ ہے:

بلائے ہیں ثاقب کو سرکار در پر
میں بار دگر یہ کرم مانگتا ہوں

ارض حرم سے روانہ ہو کر میں دوسرے روز صبح سویرے حیدرآباد واپس پہونچ گیا۔ اور مدینہ منورہ کی یاد اسطرح موزوں ہوئی۔

عجیب شان کا ہے تذکرہ مدینے کا ... دل و نگاہ پہ چھایا نشہ مدینے کا
غلام سرور کونین کو ہے ناز یہی ... مدینے والا خدا کا خدا مدینے کا
فرشتے اس کا یقیناً طواف کرتے ہیں ... وہ جس نگاہ میں ہے دلربا مدینے کا
زہے نصیب وہ تقدیر کا سکندر ہے ... نظارا جس کو ملا جانفزا مدینے کا
طواف کرتے ہی رہتے ہیں عرش والے بھی ... نہیں ہے عرش سے کچھ فاصلہ مدینے کا
یہ دیکھ دہلی و اجمیر' کلیر و بغداد ... کہ جل رہا ہے چراغ ہدیٰ مدینے کا

یہ ان کی چشم عنایت کا فیض ہے بے شک
ہے میرے دل میں عجب ولولہ مدینے کا
یہی تو مانگ رہا ہوں خدا سے شام و سحر
سفر نصیب کرے بارہا مدینے کا

گروہ اہل طریقت میں آ گیا ثاقبؔ
نصیب سے جو ملا سلسلہ مدینے کا

گھر واپسی کے بعد کئی روز تک حرمین شریفین کی یاد آ آ کر احساسات کو متاثر کرتی رہتی تھی اس اضطراب نے ان اشعار کو وجود میں لایا۔

ہائے میں کیوں آ گیا یا رب مدینہ چھوڑ کر
سرور کونین ﷺ کے در کا اتارا چھوڑ کر

اے دل ناداں کہاں حاصل رہے گا اب سکوں
رحمتوں کے اس سمندر کا کنارا چھوڑ کر

شاداں تھا پرسکوں تھا اس کے دامن میں غلام
اب پشیماں ہے بہت اپنا سفینہ چھوڑ کر

میرے ہر اک درد کا درمان ہے ان کا کرم
کیوں کسی کا رخ کروں اپنا مسیحا چھوڑ کر

ان کی رحمت نے مجھے آغوش میں لے ہی لیا
جب چلا سرکار ﷺ تک اپنا قبیلہ چھوڑ کر

قلب مومن کو الٰہی دے وہی سوز و گداز
جس طرح روتا رہا ان کو حنانہ چھوڑ کر

زندگی کی راہ سب تاریکیوں میں ہے گھری
آ گیا ہوں جب وہ رحمت کا اجالا چھوڑ کر

اب یہی ہے مدعائے زندگی ثاقبؔ مرا۔
ان سے وابستہ رہوں میں ساری دنیا چھوڑ کر

دیارحرم سے واپسی کے بعد یادحرمین میں اکثر لمحات ان پرنور مناظر کے مسرت نواز نقوش پردہ تصور پر نمایاں ہوتے رہتے اور میں اپنے مالک اور اپنے سرکار ﷺ کا شکر گزر رہوتا۔ میری بندگی پر اس کا یہ اثر ہوا کہ میری نمازیں اس تصور میں ادا ہوتیں کہ خانہ کعبہ سامنے ہے اس میں اللہ جل شانہٗ تجلی افروز ہیں اور میں ان کے سامنے نماز ادا کر رہا ہوں۔ اور اسی طرح ہر نماز سنت کی تکمیل پر سرکار دو عالم ﷺ کی جناب میں صلوٰۃ وسلام تین بار عرض کرنے کی پیران طریقت سے جو تعلیم ملی اس کی تعمیل میں اس تصور کے ساتھ کہ میں آرام گاہ سرور کونین ﷺ کے سامنے مواجہ شریف میں کھڑا ہوں اور سرکار ﷺ کو مخاطب کر کے صلوٰۃ وسلام پیش کر رہا ہوں۔

بارگاہ خداوندی اور بارگاہ سروری میں جب بھی کوئی التجا اور معروضہ پیش کرنا ہوتا ہے تو اسی طور پر کرتا ہوں۔ اس حال میں ایک سال پورا ہونے سے پہلے ہی پھر میرے مقدر کے پھول چٹک گئے اور میری وہ التجا شرف قبولیت حاصل کر کے سامنے آ گئی جو خانہ کعبہ میں عیدالفطر کے روز سرکار دو عالم ﷺ کی جناب میں پیش کیا تھا۔ وہ یہ تھی۔

بلائے ہیں سرکار ﷺ ثاقبؔ کو در پر
میں بار دگر یہ کرم مانگتا ہوں

مولانا نورانی پاشاہ نے پھر مجھے یہ پیام سنایا کہ اس سال پورے ماہ رمضان المبارک اور عیدالفطر کے بعد مراجعت کا ہوائی ٹکٹ آپ کے لیے تیار ہے۔ آپ اس سال بھی مبارک سفر کا ارادہ اور تیاری کر لیجئے۔ میں انتہائی سرشاری کے ساتھ آمادہ ہوا۔ اور دیار حبیب خدا کی یاد شمع بنکر تصورات میں روشن ہوئی اور احساسات نے یوں شکل اختیار کی۔

وہ یاد آتی ہے جادو بھری مدینے کی
تو رقص کرتی ہے دل میں خوشی مدینے کی

میں اپنے رب سے یہی مانگتا ہوں شام وسحر
دل و نگاہ کی جنت گلی مدینے کی

اسی کی روح کو حاصل ہوا سرور حیات
جسے نصیب ہوئی چاندنی مدینے کی

رسائی اس کو ملی بزم عرش اعظم تک
جسے بھی خاک کف پا ملی مدینے کی

وہ اپنے سجدے سے ہرگز نہ سر اٹھائے گی
بہار دیکھے اگر شاعری مدینے کی

تمام عمر کی معراج آرزو ہے یہی
جبین شوق ہو اور بندگی مدینے کی

حیات میری بسر ہو اسی عبادت میں
کبھی ہو یاد حرم کی کبھی مدینے کی

مچل رہی ہے مری روح ان کے سجدے کو
خدا نصیب کرے حاضری مدینے کی

وہ اس میں ہیں جو بنے عرش پاک کی زینت
اسی لیے تو ہے رفعت بڑی مدینے کی

بہ فیض سنجر و بغداد دہلی و کلیر
مرے ذہن کو ملی روشنی مدینے

متاع زیست کو ثاقبؔ نثار کر ڈالوں
اگر عطا ہو مجھے اک گھڑی مدینے کی

اس یاد کی دولت کو اپنے دامن دل میں لیے ہوئے یہ غلام ازل رمضان المبارک موقوعہ جنوری ۱۹۹۵ء میں پھر ارض مقدس حرمین شریفین پر پہونچ کر عمرہ سے پہلے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر سربسجود ہوا اور اپنی خوش بختی کے لیے سرکار ﷺ کی اس عنایت وعطا پر ناز کرتا رہا۔

دو دن یہاں شرف یاب رہ کر ادائی عمرہ کے لیے کعبۃ اللہ شریف کے لیے روانہ ہوا اور بارگاہ خداوندی میں حاضری سے بہرہ ور رہا۔ جدہ میں اپنی ذمہ داریوں کی تکمیل کے بعد شب قدر کی فیض یابی کے لیے مدینہ منورہ حاضر ہوا اور عید الفطر کی نماز بھی اپنی دلی آرزو کے مطابق حرم نبوی ﷺ میں ادا کرنے کا شرف پایا۔ حسن اتفاق سے اس موقع پر میرے حضرت پیر و مرشد قبلہ قطب العرفان ہاشمی رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ مکرم حضرت الحاج سید شاہ خواجہ معین الدین صاحب

صابری و قادری مدظلہ اپنے اپنے چند وابستگان بشمول عزیزم سلطان احمد صاحب صابری چنوری مستاجر حرم نبوی میں آخری عشرہ میں اعتکاف کے بعد نماز عید الفطر میں ساتھ رہے۔

اس پر مسرت موقع پر یہ کلام موزوں ہوا تھا۔

کچھ لمحے جو اس در پہ یہ عمر گزاری ہے
سرکار ﷺ کی رحمت نے تقدیر سنواری ہے

یوں میری غلامی کو معراج عطا کی ہے
یہ سر ہے مرا آقا دہلیز تمہاری ہے

عاجز ہے زباں میری کیسے ہو بیاں اس کا
پر نور فضا آقا یہ کتنی پیاری ہے

اسباب بنائے ہیں اور در پہ بلائے ہیں
یوں میری تمنا جب رحمت کو پکاری ہے

دامان ولایت ہے اب ابر کرم بن کر
سرسبز قیامت تک یوں کھیتی ہماری ہے

قربان تصور کے یہ صورت جاناں ہے
اس پردہ دل پر جو تصویر اتاری ہے

دنیا کے مصائب کا کچھ خوف نہیں ہم کو
سرکار ﷺ کی نسبت سے اس دل کو قراری ہے

یوں چشم تصور ہے ثاقبؔ کی اسی جانب
اے کاش کوئی کہدے آقا کی سواری ہے

☆☆☆

میرے احساسات نے اپنی ترجمان اس طرح بھی کی ہے:

ارض پر نور کو جب یہ دل شیدا دیکھا
ہر جگہ ان کی عنایات کا چہرہ دیکھا

دل نے اور میری نگاہوں نے کئے ہیں سجدے
سبز گنبد میں عجب نور کا جلوہ دیکھا

ان کی گلیوں کے طربناک ہر اک منظر میں
ان کی رحمت کا دل افروز سراپا دیکھا

اس کے اظہار سے ہے میری زبان بھی عاجز
کیا بتاؤں کہ مری آنکھ نے کیا کیا دیکھا

جس کے انوار پہ قربان ہزاروں جنت
ساری دنیا سے یہ ماحول نیارا دیکھا

ان کے انوار کو سینے میں چھپانے والا
ارض طیبہ کا ہر اک ذرہ سہانا دیکھا

جن پہ خود رشک کریں عرش بریں اور بہشت
ان کے آثار مبارک کا نظارا دیکھا

بھیک میں اپنی شفاعت کی لئے آیا ہوں
ان کی رحمت کا مری سمت اشارا دیکھا

ہونٹ پابند مگر قلب و نظر تھے آزاد
ان کا در چومتے ہر ادنیٰ واعلیٰ دیکھا

میرے سرکار ﷺ ہیں دنیا کے کریموں کے کریم
ان کے فیضان کو بہتا ہوا دریا دیکھا

چشم ثاقبؔ کے تصور میں طفیل عرفان
جو نہ دیکھا تھا کبھی آنکھ نے ایسا دیکھا

نماز عید الفطر کی شام محترم جناب احمد الدین اویسی صاحب کے دولت کدہ میں تناول نعمتوں میں شیر خرمے وغیرہ سے بہرہ ور ہو کر جدہ میں آمد ہوئی اور دوسرے روز کعبۃ اللہ شریف میں وداعی طواف حرم کعبہ سے مشرف ہو کر حیدرآباد واپسی عمل میں آئی۔

یہاں اور وضاحت مرے لیے باعث سرشاری وتشکر ہے کہ دو سال کی مسلسل حاضری اور عمرہ وزیارت کی ادائی کے دوران اس حقیر غلام کا ایک روپیہ بھی خرچ نہیں ہوا۔ میرے سرکار عالی نے میری غریبی کے حوالے کی لاج رکھ لی اور کونین کی تاجوری کے ساتھ اختیارات کاملہ کا حق الیقین

اس غلام کو عطا فرمایا اور راز دیا دایمان کا حصہ بنا۔ جیسا کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔ اللہ و معطی وانا قاسم۔

اللہ پاک کی عطا اور حضور روحی خداہ کی اختیاری تقسیم قیامت تک جاری وساری رہے گی۔ اس سے فیضیابی کے لیے سائل کو سچی طلب اور اس کا سلیقہ چاہیے جیسا کہ میرے ہادی برحق علیہ الرحمتہ نے یوں تلقین فرمائی ہے۔

پھر دیکھو کہ کیا کچھ نہیں ملتا تم کو
ہے شرط کہ مانگنے کے ڈھب سے مانگو

اس تعلیم کے مطابق میں اپنے اور اپنی اولاد کے لیے مانگ مانگ کر سب کچھ حاصل کرتا رہتا ہوں۔ اس کا ثبوت میرے دو بیٹوں کا ڈاکٹر بننا اور دو کا انجینئر بننا ہے اور سب اپنی کمائی اور سرفرازی سے سرشار ہیں۔ سرکار دو عالم ﷺ اپنی چشم عنایت سے دو غلام زادوں کو اپنی مقدس سرزمین پر باعزت نوکریوں سے سرفراز کر رکھے ہیں اور ان دونوں انجینئروں نے اپنے ماں باپ کو یہاں بلا کر حج وعمرہ ادا کرایا ہے اور مستقبل میں کئی بار آنے کے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔

گزشتہ دو سال کے دوران میں بیسیوں نعتیہ کلام موزوں ہوئے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں گزشتہ سال اپریل ۲۰۰۰ء وماہ محرم ۱۴۲۱ ہجری میں نعتیہ کلام کا مجموعہ بنام 'شان رحمت' یعنی گلدستہ نعت رسول ﷺ شائع کرانے کی توفیق نصیب ہوئی اور اس کی رسم اجرائی بھی عاشق رسول وشاعر متبول حضرت الحاج مرزا شکور بیگ صاحب قادری نقشبندی علیہ الرحمتہ کے ہاتھوں ۹ ربیع الاول ۱۴۲۱ ہجری کو عمل میں آئی۔ مجھ حقیر غلام ازل کی یہ تمنا رہی کہ یہ ہدیہ نعت کا مطبوعہ سرور کونین کے حضور میں پیش کروں اور موقع کا منتظر رہا خوش قسمتی سے سرکار کی چشم کرم سے ماہ شعبان المعظم ۱۴۲۱ ہجری میں میرے چھوٹے لڑکے احمد ابوالحسین حسان صابری لیکچرار ملک فہد پٹرولیم یونیورسٹی دہران کی طرف سے ویزٹ ویزا وصول ہوا۔ میں اس کے بموجب ماہ رمضان المبارک میں حرمین شریفین

کے لیے حاضر ہوسکتا تھا مگر اس دوران میری زندگی کی ایک اہم ترین آرزو حضور مخدوم علاء الدین علی احمد صابر ختم اللہ الارواح سلطان اولیاء قطب عالم اغیاث الہند علیہ الرحمتہ والرضوان کی شان میں احوال معتبر و مصدقہ مع مناقب عالیہ کا مجموعہ طبع کراؤں چنانچہ یہ سعادت نصیب ہو کر طباعت کا مرحلہ زیر دوراں تھا اس لیے میں نے یہ ارادہ کیا کہ اس کام کو مکمل کرانے کے بعد ہی سعودی عرب میں حاضری دوں گا۔ الحمد اللہ اس اشاعتی کام کی تکمیل کے بعد ماہ شوال کے آخری ایام میں دہران پہونچا اور ۱۴ ذی قعدہ ۱۴۲۱ھ پنجشنبہ کے روز حرم کعبتہ اللہ شریف میں حاضر ہو کر اپنی بیوی بیٹے بہو اور کمسن پوترے کے ساتھ عمرہ ادا کیا۔ دہران سے مکہ مکرمہ تک سفر کے دوران حرم کعبتہ اللہ شریف اور شان الٰہی واس عنایت خداوندی پر سرشاری اور مسرت وانبساط کے احساسات کے زیر اثر یہ کلام موزوں ہوتا رہا۔ ملاحظہ ہو۔

حمد پروردگار عالی

اپنا ایمان و ایقاں لا الہ الا اللہ
سارے عالم کے یزدان لا الہ الا اللہ

قل ھو اللہ احد ' لم یلد ولم یولد
قادر مطلق ہے سبحان لا الہ الا اللہ

تسبیح ان کی کرتے ہیں شجر حجر اور شمس و قمر
جن و بشر اور سب انسان لا الہ الا اللہ

عفو و کرم کے مالک ہیں اپنی صفت میں غفور و رحیم
شان رحمت میں رحمان لا الہ الا اللہ

ہر جا رہتے ہیں لیکن عرش معلیٰ ان کا مکان
جبریل امین ان کے دربان لا الہ الا اللہ

اپنے حبیب کے شیدا ہیں ان کو بلائے عرش پہ ہیں
اپنا بنائے ہیں مہمان لا الہ الا اللہ

ان کی خلاقیت کا کون بھلا انکار کرے
ہر شئے میں ان کی پہچان لا الہ الا اللہ

ساری دنیا بنائے ہیں ہم سے خطاواروں کیلئے
عظمت انکی ہے غفران لا الہ الا اللہ

فرمانبرداروں کے لیے بنوائے ہیں قصر جناں
کرو بیاں حور و غلمان لا الہ الا اللہ

زندہ ہیں سرشار بھی ہیں ہم پہ ہے ان کا احسان
ان کا کرم اپنا سامان لا الہ الا اللہ

اپنے گھر میں بلائے ہیں در حبیب دکھائیں گے — ان پر جان و جگر قرباں لا الہ الا اللہ

غوث و خواجہ و صابر انعمت علیہم والے ہیں — ہم کو دیئے قطب العرفان لا الہ الا اللہ

ان کی عطا ہے ان کا کرم ثاقب عاصی کے دل میں

وصل خدا کا یہ ارمان لا الہ الا اللہ

اس کے بعد اسی سفر کے دوران یہ التجا بھی منظوم ہوئی۔

التجائے دلی پیش رب انعلا

آیا ہوں در پہ دور سے — عفو و کرم کی بھیک دے

میں ہوں حبیب ﷺ کا غلام — یا رب مرا بھرم رہے

میری نگاہ شوق اب — حسن حرم سمیٹ لے

دل کو مرے اجال دے — عشق و وفا کے نور سے

اپنے جمال پاک کی — دل کی نظر کو بھیک دے

در پہ بلا کے بار بار — دل کی ہوس نکال دے

سرکش نہ ہوسکے یہ نفس — ایسی اسے لگام دے

صبح و مسا زبان دل — نغمہ ترا پڑھا کرے

گلزار دل کی شاخسار — الفت کے پھول سے سجے

قطرہ بارش کرم — دل کے چمن میں آگرے

حب نبی کے جام سے — دل کی یہ تشنگی بجھے

ولیوں سے نسبتوں کی یہ — کھیتی سدا ہری رہے

نعت نبی کے شوق کی — شمع مری جلی رہے

ملت کی رہنمائی کے ــ روشن ہوں سارے راستے
عیسائی اور یہود کے ــ غلبے کی جال کاٹ دے
اعداء دیں کے سامنے ــ ہر حال متحد رہے
شمع خلافت نبی ــ پھر سے زمین پر جلے
امن و امان و عدل کا ــ ڈنکا وہی سدا بجے
ملت کی سرخروی کے ــ گلشن ہوں سب ہرے بھرے
ساتھ نبی، ہوں حشر میں ــ جب آئیں تیرے سامنے
ملت کو کردے یک جسد ــ وحدت کے کھینچے دائرے
منزل ہو سب کی ایک ہی ــ مٹ جائیں سارے فاصلے
منزل کے راستے میں اب ــ ایک ہوں سارے قافلے
فی السلم ادخلوا کی آن ــ دعوائے ایمانی کو دے
کوئی مجدد بھیج دے ــ اقبال کی ضیا لیے
اپنی متاع فکر ہو ــ حکمت رب کے فلسفے
بھولے ہوئے جہاد کے ــ پیدا ہوں دل میں ولولے
بے چین رکھ قلوب کو ــ بیت المقدس کے لیے
حب نبی و اولیاء ــ مومن کے دل میں ڈالدے
مل جائیں اہل انعمت ــ پرفیض زندگی رہے
زندہ رہیں جہاں میں ــ تیری رضا کے واسطے
قرآن اور حدیث کے ــ سینے ہوں اپنے آئینے
الم و رہنما چلیں ــ خواجہ معین کے راستے

ثاقبؔ کی التجا کو سن

غوث الوری کے واسطے

عمرہ مکرمہ کی ادائی کے بعد حرم شریف میں کعبۃ اللہ شریف کے روبرو مکبر ے کے نیچے ظہر سے عشاء تک کی نمازیں ادا ہوئیں اس دوران یہ معروضے موزوں ہوئے۔

محسوسات حضوری کعبته الله شریف

بلائے ہیں رب اپنے گھر اللہ اللہ — فدا ان پہ جان و جگر اللہ اللہ
یہاں چادر نور اوڑھی ہوئی ہے — تجلی رب سر بسر اللہ اللہ
رضائے حدا کی ضیا بانٹتے ہیں — یہ کعبے کے شام و سحر اللہ اللہ
فدا زر ہوا جس پہ ہے باب زریں — یہ رب کے مکاں کا ہے در اللہ اللہ
یہاں حجر اسود ہے لولوئے اسود — فدا اس پہ ہر اک نظر اللہ اللہ
یہ رکن یمانی ہے یہ ملتزم ہے — قبولیت رب کے در اللہ اللہ
قدوم خلیل اللہ کی یہ نشانی — عقیدت سے جھکتا ہے سر اللہ اللہ
مقدر کے تاروں کا یاں پوچھنا کیا — یہ بنتے ہیں شمس و قمر اللہ اللہ
حیات آفریں ہے یہاں آب زمزم — قدوم ذبیح کا اثر اللہ اللہ
سعئ صفا اور مروہ بجمد — یہ تھا ہاجرہ کا سفر اللہ اللہ

تشکر میں ثاقبؔ کی عاجز زباں ہے
فدا ان پہ سب گھر کا گھر اللہ اللہ

اس کے بعد یہ التجا بھی منظوم ہوئی اور میں گنگناتا رہا۔

حرم مکرم

یہ بندہ خطاوار ہے میرے مولیٰ — جو حاضر بہ دربار ہے میرے مولیٰ

طفیل نبی بخشدے اس کو گرچہ — سزا کا سزاوار ہے میرے مولیٰ
خطا بخشدے کہ تیرے اولیاء کا — یہ اک طوق برادر ہے میرے مولیٰ
تیرے غوث و خواجہ کا دامن گرفتہ — کرم کا طلبگار ہے میرے مولیٰ
نظام اور صابر کا ادنیٰ گدا ہے — یہ بخشش کا حقدار ہے میرے مولیٰ
فقط تیری رحمت سے ہے سرفرازی — غنی ہے نہ زر دار ہے میرے مولیٰ
جو مانگا ملا اور پھر اس کے آگے — عطا پر نظر دار ہے میرے مولیٰ
اسے حج و عمرہ کی دولت بھی بخشا — یہ سردر پہ خمدار ہے میرے مولیٰ
جبین دل و جان کرتی ہے سجدے — بڑا تیرا دربار ہے میرے مولیٰ
ردائے سیہ اوڑھ کر تیرا کعبہ — یہ کتنا ضیا بار ہے میرے مولیٰ
وہ جنت سے وابستہ یہ حجر اسود — کروڑوں کا دلدار ہے میرے مولیٰ
عجب نواز فزا ہے یہ باب زریں — یہ کتنا پر انوار ہے میرے مولیٰ
حطیم و یمانی ہے یہ ملتزم ہے — ہر اک جذب انوار ہے میرے مولیٰ
نشان قدوم خلیل اللہ اللہ — یہ کتنا طرحدار ہے میرے مولیٰ
یہ زمزم کا چشمہ حیات آفریں ہے — ذبیح کا یہ آثار ہے میرے مولیٰ
صفا اور مروہ بہ پوشاک خوشتر — سعی کا علمدار ہے میرے مولیٰ
یہاں مغفرت کے درر مل رہے ہیں — جو رحمت گہر بار ہے میرے مولیٰ
مری چشم دل کو یہاں چار جانب — ہوا تیرا دیدار ہے میرے مولیٰ
محمد ﷺ کی امت کو غلبہ عطا کر — تو اس کا نگہدار ہے میرے مولیٰ

یہ ثاقبؔ تیرا بندہ بے نوا بھی
بہت آج سرشار ہے میرے مولیٰ

مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان یہ التجا بھی منظوم ہوئی۔

میرے مولیٰ مجھے عفو و کرم دے
نگاہ شوق کو حسن حرم دے
مری نظریں ہوئی جاتی ہیں خیرہ
نوال عظمت حسن حرم دے
یہ زرین باب ہے جو رشک رضواں
مجھے کچھ صدقہ باب حرم دے
وہ معمار حرم پر سب تصدق
مجھے بھی برکت نقش قدم دے
تیرے گھر میں میں تجھ سے مانگتا ہوں
قبولیت کا فیض ملتزم دے
ملے تیری رضا کی سرفرازی
نہیں کہتا مجھے ناز و نعم دے
تیرے گھر اور نبی کے در پہ آؤں
مجھے توفیق اس کی دمبدم دے
جو کشت آرزو سیراب کردے
مجھے وہ بارش ابر کرم دے
تیرے ولیوں کا دامن ہاتھ میں ہے
اسی نسبت کا دنیا میں بھرم دے

رات میں ۱۰ بجے بس سے روانہ ہو کر ۶ گھنٹوں میں مدینہ طیبہ میں پہونچے اسی دوران

ایک حمدیہ قصیدہ منظوم ہوا جو یہ ہے:

حمدیہ قصیدہ

اے خدائے خالق دو جہاں تری شان جل جلالہ
تری شان قدرت کن فکاں تری شان جل جلالہ

تری ذات ہے ذات لاشریک تری شان ہے شان وحدہ
ہے ترا مکان وہ لامکاں تری شان جل جلالہ

تو علیم ہے تو خبیر ہے تو رحیم ہے تو کریم ہے
تو غفور ارحم راحمان تری شان جل جلالہ

ترا شمس ہے وہ قمر ترا' وہ ستارے ہیں تیرے ان گنت
وہ جو مسکراتی ہے کہکشاں تری شان جل جلالہ

یہ پہاڑ اور یہ وادیاں' وہ جو بحر ہیں اور ندیاں
یہ زمیں تری' ترا آسماں تری شان جل جلالہ

تری خلق میں ہیں ہزارہا وہ حقیر بھی یہ ضعیف بھی
تو ہی پاسباں تو ہی نگہباں تری شان جل جلالہ

کہیں فاختے کہیں مور ہیں' ہیں پرند سب تری حمد میں
کہیں ہے وہ کوئل مدح خواں تری شان جل جلالہ

تری حمد ہی میں مہکتے ہیں وہ گلاب اور وہ چنبلیاں
کہیں ہے وہ سوسن بے زباں تری شان جل جلالہ

وہ جو سرو ہیں وہ چنا رہیں وہ بہار آفریں گلستاں
ہیں بہار خلد کے ترجماں تری شان جل جلالہ

کہیں آبشار بلندباں، کہیں ابرنیساں ہے در فشاں
کہیں جوئے دلکش و نغمہ خواں تری شان جل جلالہ

شب اسریٰ اپنے حبیب کو تو بلا کے مہماں بنالیا
وہ جو عرش ہے ترا آستاں تری شان جل جلالہ

یہ جو مکہ ہے بلدالامین، سر فرش کا یہی تاج ہے
یہ جو کعبہ ہے ترا ضو فشاں تری شان جل جلالہ

یہ طواف کعبہ میں مرحبا، یہ صفا و مروہ کی سعی میں
ہیں جو لاکھوں بندے رواں دواں، تری شان جل جلالہ

یہ ہے حجر اسود تابدار وہ نشان پائے خلیل ہے
یہ ہے ملتزم در مقبولاں تری شان جل جلالہ

یہ جو چاہ زمزم بن گیا، بی بی ہاجرہ کا سکون ہے
یہ ترے ذبیح کا ہے نشاں تری شان جل جلالہ

وہ منیٰ مقام ہے مرحبا وہاں وسعت عرفات ہے
شب مزدلفہ بھی ہے درمیاں تری شان جل جلالہ

وہ ہے جبل رحمت مصطفیٰ وہ کھڑا جو لوح سفید ہے
ہے خطاب نور کا یہ نشاں تری شان جل جلالہ

وہ ستون شیطان پہ لعنتیں وہ رمی جمار کا مشغلہ
اسے دیکھتا ہے وہ آسماں تری شان جل جلالہ

لیے سبز گنبد جانفزا، جو مدینہ بقعہ نور ہے
وہ ترے حبیب کا ہے مکاں تری شان جل جلالہ

ہے ردائے نور تنی ہوئی ' یہ فضا ہے رشک جناں نبی
تری رحمتوں کا ہے سائباں تری شان جل جلالہ

یہ جو میرا عمرہ ادا ہوا ' وہ در حبیب پہ حاضری
دل بندگان ہیں شادماں تری شان جل جلالہ

جو ملی ہے نسبت اولیاء ' جو ملا ہے دامن اتقیاء
یہ ترا ہی فضل ہے بے گماں تری شان جل جلالہ

مرے مرغ جان و جگر کی ہے ' یہی آرزو یہی التجا
ترا باغ خلد ہو آشیاں ' تری شان جل جلالہ

یہ ترے حبیب کے امتی جو زمیں پہ زیر ستم ہیں اب
اے رحیم ان پہ ہو مہرباں تری شان جل جلالہ

یہ قصیدہ حمدیہ کر قبول ' یہ ترے حبیب کی نعت بھی
یہی ایک ہے مرا ارمغاں تری شان جل جلالہ

میں ہوں بندہ ثاقبؔ پر خطا مجھے اپنے گھر میں بلالیا
مرا بال بال ہے مدح خواں تری شان جل جلالہ

ذی قعدہ کی پندرہوں شب آخری پر جب کہ مکمل چاند پوری طرح اپنی چاندنی کو روضہ انور پر نچھاور کررہا تھا۔ چاند اور چاندنی کے سماں نے میرے احساسات کو متحرک کیا اور مدینے کی چاندنی پر ایک نظم موزوں ہوئی۔ جو یہ ہے:

حضرت کی ثنا خوان مدینے کی چاندنی — سرکار پہ قربان مدینے کی چاندنی
بن جاتے ہیں پروانے دل وجان ہمارے — ہے شمعِ ایمان مدینے کی چاندنی
رگ رگ کو مسرت کی فراوانی ہے ملتی — خم خانہ عرفان مدینے کی چاندنی

ہوتا ہے تجلی رسالت کا نظارہ — ہے سرمہ چشمان مدینے کی چاندنی
بیماری بدبختی شفا پاتی ہے اس سے — ہر مرض کا درمان مدینے کی چاندنی
مل جاتی ہے معراج غلامی کو ہماری — سرکار کا فیضان مدینے کی چاندنی
ایماں کی حلاوت بھی ہے سرشاری عرفان — ہے نغمہ حسان مدینے کی چاندنی
علم اور ہدایت کی فراوانی ہے اس میں — ہے دولت سلمان مدینے کی چاندنی
فیضان و عمران و فرقان بھی دیکھیں — نعمان کا ارمان مدینے کی چاندنی
زہرا و سکینہ مری صغریٰ و آمنہ — ان سب کا ہو دامان مدینے کی چاندنی
یاسمین و فرحت کی بھی شیبا و راضیہ — ہو ان کی نگہبان مدینے کی چاندنی
یہ احمدی مریم و عمیرہ بھی ہیں مشتاق — ہو خوشیوں کا سامان مدینے کی چاندنی
یاسمین و حنا اور فریدہ و صبا کو — قسمت میں ہو لمعان مدینے کی چاندنی

ثاقبؔ کے مقدر کو بھی اللہ نے بخشا
تنویر دل و جان مدینے کی چاندنی

اسکے علاوہ اسی قرار واستغراق میں مدینے کے شب و روز پر بھی یہ عقیدت مندانہ کلام موزوں ہوا ہے۔

دو شمع رسالت ہیں مدینے کے شب و روز
دو چار رحمت ہیں مدینے کے شب و روز

یاں ان کی عطا ان کی رضا کے ہیں خزانے
سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے قربت ہیں مدینے کے شب و روز

حقدار بہشت ہوتا ہے ہر زائر دربار
اعلان بشارت ہیں مدینے کے شب و روز

کھلتے ہیں جہاں غوث و قطب اور وتد پھول
بستان ولایت ہیں مدینے کے شب و روز

ہیں جہاں حسن عقیدت کی ضیائیں
حور نسبت ہیں مدینے کے شب و روز

ایمان کی تنویر یہیں ملتی ہے سب کو
مینار ہدایت ہیں مدینے کے شب و روز

نہ بخشش اسے مل جاتا ہے بیشک
ن شفاعت ہیں مدینے کے شب و روز

اللہ کی سرکار کی بڑھتی ہے محبت
خم خانہ جنت ہیں مدینے کے شب و روز

مقدر میں ہر اک فرد کے لکھدے
ری قسمت ہیں مدینے کے شب و روز

اترانا یہاں ثاقبؔ عاصی کا بجا ہے
سرمایہ بہجت ہیں مدینے کے شب و روز

☆☆☆☆☆

نماز فجر کی ادائی اور کچھ آرام کر لینے کے بعد بارگاہ رسالتمآب ﷺ میں حاضری کے ولولے نے سرشاری کے احساسات کو اس وقت کمال عطا کیا جب میرے آقا ﷺ کی وہ عنایت یاد آئی جب پچھلی شب میں اقامتی جگہ کی تلاش میں کئی قیام گاہوں میں دریافت کرتے ہوئے عدم فراہمی کی وجہ حرم شریف کے معربی جانب ایک گلی میں دارالغزال پہونچے جہاں رمضان المبارک کے آخری دنوں میں میرے فرزند اپنی والدہ صاحبہ اور بیوی بچے کے ساتھ یہیں قیام پذیر رہے ۔ مگر اس قیام گاہ کا دروازہ بند رہا ۔ دستک وغیرہ اور کال بل کا کوئی اثر نہ ہوا ۔ کوئی باہر نہیں آئے اور اس کیفیت سے میں فکر مند رہا کہ ہم چار افراد اور کمسن بچہ کس طرح سڑک پر بیٹھے رہیں گے اور کہاں ٹھہریں گے ۔ اس تفکر میں سرکار دو عالم ﷺ سے رجوع کر کے معروضہ کیا تھوڑی ہی دیر میں مقابل کے قیام گاہ والے صاحب باہر آ کر ہم سے حال دریافت کیا ۔ ہمارا حال سننے کے بعد انہوں نے اپنے پاس سے فون پر ان سے ربط پیدا کر کے ہماری سامنے موجودگی کی اطلاع دی ۔ جس کے نتیجہ میں منتظم قیام گاہ باہر آئے اور ہمارے لیے ایک کمرہ حوالے کیا ۔ جہاں ہم بہت ہی اطمینان وسکون سے دن تمام رہ کر بارگاہ کی حاضری اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد واپس ہوئے ۔ حاضری بارگاہ کی ادائی میں یہ نعت پاک منظوم ہوئی ۔

مجھکو سرکار در پر بلائے میری جاں ان پہ وارے نیارے
اس غلام خطا کار کو بھی اپنی رحمت سے ہیں یوں نوازے

وہ حبیب خدا کملی والے ' رحمت عالمین نور یزداں
ان کی الفت میں خود رب اکبر عرش اعظم پہ ان کو بلائے

وہ ہیں محبوب رب دوعالم' ان کی خاطر بنائے ہیں کونین
نعمتوں کی ہوئی ان پہ بارش دین کو ان سے کامل بنائے

ان کی خوشبو سے گلشن سجائے' بحر و دریا میں موتی بچھائے
نور سے ان کی تنویر پائے' سارے سورج قمر اور تارے
صدق و عدل و سخاوت شجاعت ان کے یاروں کے خادم بنے ہیں
غوث اعظم و خواجہ پیا سے دین اسلام کو جگمگائے
ورفعنا لک ذکر کہہ کر' حق نے توفیق نعت نبی دی
ان کی مدحت میں آیات دے کر' ان کو قرآن ناطق بنائے
من رانی کا مژدہ سنائے اور موسیٰ کی حسرت مٹائے
مرتبہ ان کا جبرئیل جانیں' ان کی تلووں پہ پلکیں سجائے
ان کے لطف و عطا پر تصدق' ان کی رحمت کے قربان ثاقبؔ
ہاتھ میں دیکھے ولیوں کا دامن' اس کی تقدیر کو یوں سنوارے

☆☆☆

حرم سرکار ﷺ کی تنویر شمع نورانی بن کر لاکھوں عقیدتمند پروانوں کو اپنی ضیا بانٹ رہی تھی اور میرا دل و دماغ اور احساس سب اس شادمانی سے فیض یاب ہو رہے تھے۔ میرے ذوق شعری نے اپنے ان تاثرات کو یوں منظوم کیا ہے:

مدینے کی یہ سرزمین اللہ اللہ — ہیں یاں رحمت عالمیں اللہ اللہ
فلک چاند سورج ستارے سب ان کے — زمان و مکان و زمیں اللہ اللہ
انہیں عرش پر رب بنایا ہے مہماں — نبی کوئی ایسا نہیں اللہ اللہ
کہا قاب قوسین قرآن میں رب — رہے عرش پر یوں مکیں اللہ اللہ
حبیب خدا کا بنا جب بسیرا — تو نازاں ہے فرش زمیں اللہ اللہ
وہ روضے پہ جنکو بلاتے ہیں سرکار — وہ ہوتے ہیں جنت نشیں اللہ اللہ

وہ بھیجے ہیں مخدوم صابر کو ہم میں　　　تو کہلائے ہم صابریں اللہ اللہ

غلام کمینہ کو در پر بلائے

تو ثاقبؔ ہوا شرگیں اللہ اللہ



اس نذرانہ عقیدت کو گنگناتے گنگناتے عقیدت و سرشاری کی رو اسی بحر میں قافیہ بدل کر احساسات کو شعری سانچے میں ڈھال دیا ایک اور نذرانہ نعت مبارک سرور کونین ﷺ کی جناب میں رقم کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔۔

نعت پاک

نبی رحمت انس و جاں اللہ اللہ　　　نبی شمعہ لامکاں اللہ اللہ

قمر اور خورشید و تارے بھکاری　　　وہ تنویر کون و مکاں اللہ اللہ

وہی ایک پہونچے ہیں عرش بریں پر　　　تھار زیر قدم آسماں اللہ اللہ

براق ان کو معراج میں لے چلی جب　　　تصدق ہوئی کہکشاں اللہ اللہ

تھے جبرئیل خدمت میں معراج کی شب　　　وہ مخدوم کروبیاں اللہ اللہ

صحابہ ہیں اور اولیائے مکرم　　　ہے ان کا حسیں کا رواں اللہ اللہ

سراپائے رحمت کا عاشق خدا خود　　　تجلی حق بے گماں اللہ اللہ

مدینے کی تنویر کا پوچھنا کیا　　　ہے جنت فدا بے گماں اللہ اللہ

بقیع ان کی جنت' یہ جنت کے مختار　　　یہ ہے منزل عاشقاں اللہ اللہ

نظر کالی کملی پہ امت کی ہوگی　　　بنے گی وہاں سائباں اللہ اللہ

بروز قیامت وہ مختار ہوں گے　　　وہی شافع عاصیاں. اللہ اللہ'

تجلی و رحمت کے حامل ہیں الحمد　　　مدینے کے پیرو جواں اللہ اللہ

جو مٹتے رہے ان کی الفت میں دل سے ملی زندگی جاوداں اللہ اللہ
غلام ازل ہے محمدؐ کا ثاقبؔ
مقدر کی رعنائیاں اللہ اللہ

☆☆☆

حرم نبوی کی پرنور و دلکش فضا اس کی در و دیوار کی نورانی رعنائی نے اس غلام کی عقیدت والہانہ کو سرور اور کیف سے نوازا۔ اور تاثرات یوں منظوم ہوئے۔

نعت مبارک

مدینے کی دلکش معطر فضا ہے کہ چھائی ہوئی اس پہ نوری ردا ہے
نبیؐ کے حرم پر تصدق ہیں کونین تجلی رب کا یہ اک آئنہ ہے
جلال خدا کا ہے مظہر وہ کعبہ یہاں جلوہ فرما جمال خدا ہے
مطاف ملائک ہے یہ سبز گنبد یہی شان محبوب رب العلا ہے
ریاض الجنہ ہے حنانہ استن یہاں باب جبرئیل جلوہ نما ہے
یہ مسجد کی زینت ہے جو رشک جنت یہ تنویر شان رضائے خدا ہے
مدینے کا مشتاق عرش بریں ہے یہ اب نازش سدرۃ المنتہی ہے
مقدر سنورتے ہیں یاں زائرین کے یہاں ان کی رحمت کا ڈیرا سجا ہے
در قدس پر پھر بلائے ہیں سرکار ﷺ یہ ان کا کرم ہے یہ ان کی عطا ہے
بھری جا رہی ہے مرادوں کی جھولی
مقدر کا یاور یہ ثاقبؔ گدا ہے

☆☆☆

الحمد للہ جمعہ کی نماز کے انتظار میں گیارہ بجے سے پون بجے تک سرکار کے پائین حصہ میں بیٹھا رہا اور سرکار دو عالم ﷺ کی اپنے دربار عالی میں جلوہ افروزی اور تمام صحابہ کرام اور اولیاء عظام کی تاجدار رسالت کی محفل پر انوار میں تشریف رکھنے کا تصوراتی منظر چشم بصیرت میں نمایاں پاکر اپنے ان مذکورہ نعتوں کو آہستگی کے ساتھ پڑھتا اور گنگناتا رہا اور میری فکر شعری کا کیف و وجدان میرے قلب و روح کو سرشار کر رہا تھا۔ اقامت خطبہ کے ساتھ ہی امام صاحب کی طرف متوجہ رہا اور نماز جمعہ ادا کیا۔ نماز کے بعد روضہ شریف میں کھڑے ہو کر صلوۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرنا چاہتا تھا مگر انتظامی اہلکاروں نے باہر کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں مسجد کے بیرونی حصہ میں مواجہہ شریف کی طرف رجوع کر کے صلواۃ وسلام کا نذرانہ اور معروضے پیش کیا اور شان رحمت مجموعہ نعت اور شان غوث الوریٰ' شان ہند الولی اور شان مخدوم صابر پاک کے مناقب واحوال کا ایک ایک نسخہ بھی جو میرے ساتھ تھا عالم تصور میں سرکار دو عالم ﷺ کی جناب میں پیش کیا اور اپنی اس خوش بختی پر سرشار ہوتا رہا اور پھر صحن مسجد میں بچھے مصلوں پر دو رکعت نماز نفل ادا کر کے اہل جنت البقیع کی جناب میں سلام اور فاتحہ کا نذرانہ پیش کر کے بارگاہ عالی اور حرم نبوی کے پرشکوہ اور پرنور نظاروں کو احساس جدائی کے دل شکن تصور کے ساتھ دیکھتے ہوئے بادیدہ پرنم اپنی بس کے لیے روانہ ہوا اپنے لواحقین کے ساتھ بارہ گھنٹوں کے سفر کے بعد پچھلی شب میں دمام پہونچکر دہران آ گئے۔ بس میں بیٹھنے کے بعد سرکار ﷺ کی شان عظمت و رفعت میں احساسات منظوم ہونے لگے اور میں قلمبند کرتے ہوئے گنگناتا رہا اور کیف پاتا رہا۔

وہ نعت شریف یہ ہے:

نبوت ہے ان کی رسالت ہے ان کی ۔۔۔ تمام انبیا کی امامت ہے ان کی
صداقت عدالت' سخاوت شجاعت ۔۔۔ یہ تنویر فیض رفاقت ہے ان کی
وہ صدیق و عادل غنی اور حیدر ۔۔۔ یہ ہر اک شعاع نیابت ہے ان کی

زہے غوث و خواجہ نظام اور صابر
ولایت ہے ان کی کرامت ہے ان کی

ابد تک ہدایت کرامت کی شمع
یہ سب اولیا کی جماعت ہے ان کی

یہ حفاظ و عالم خطیب اور مرشد
منور یہ شمع ہدایت ہے ان کی

یہاں اور وہاں کا وسیلہ ملا ہے
جو عزت ہے ان کی قرابت ہے ان کی

جمال نبی غوث میں سب نے دیکھا
اور صابر پیا میں جلالت ہے ان کی

دلوں میں ہے الفت تو ہاتھوں میں دامن
حمایت ہے ان کی ہدایت ہے ان کی

جھکائے ہیں سر جس کے آگے سب افصح
فصاحت ہے ان کی بلاغت ہے ان کی

بشارہ ملا ہے جو من زار قبری
یہ معراج اپنی زیارت ہے ان کی

تمام امتوں میں ہے اعزاز اپنا
ہمارا سہارا شفاعت ہے ان کی

بلائے ہیں سرکار ﷺ ثاقبؔ کو در پر
سراسر کرم ہے عنایت ہے ان کی

☆☆☆

سرکار دو عالم ﷺ کی عظمت میں اس نذرانہ عقیدت کے بعد شہر سرکار کی پرنور گلیوں کی یاد شعر و سخن کی جامہ زیبی میں یہ دل و دماغ کو مسرت کی روشنی عطا کرتی رہی۔ وہ نذرانہ عقیدت یہ ہے:

مدینے کی گلیاں

ہیں جنت بداماں مدینے کی گلیاں
ہیں رحمت کی ندیاں مدینے کی گلیاں

شفاعت کا ایواں مدینے کی گلیاں
رسالت کا داماں مدینے کی گلیاں

یہاں ناز کرتا ہے عرش بریں بھی
تجلی یزداں مدینے کی گلیاں

خدا اور نبی ﷺ کی تجلی کی ناظر
دل و جاں کی نیناں مدینے کی گلیاں

فلک سے اترتے ہیں بہر طواف یہ فرشتوں کا ارماں مدینے کی گلیاں
عقیدت کی کرنوں کو وہ بانٹتی ہیں ہے نور چراغاں مدینے کی گلیاں
ہیں خوش بخت جن کو رسائی ملی یاں ہیں انوار ایماں مدینے کی گلیاں
یہاں آتش ہجر بنتی ہے گلشن ہیں فرقت کا درماں مدینے کی گلیاں
عطا کررہی ہے سبھی زائرین کو بشارت کا ساماں مدینے کی گلیاں

یہ ان کی عطا ہے یہ ان کا کرم ہے
کہ ثاقبؔ ہے شاداں مدینے کی گلیاں

☆☆☆

دہران کے علاقہ شاہ فہد یونیورسٹی آف پٹرولیم کے ایک پرسکوں مکان میں جس میں میرے فرزند احمد ابوالحسین المعروحسان صابری کو یونیورسٹی کے لکچرر کی حیثیت میں ٹھہرایا گیا ہے۔ میری اس میں حیدرآباد کی مصروفیات کے برعکس صرف کھانے اور نمازیں ادا کرنے کے سوا کوئی مشغولیت نہ تھی یہ بھی میرے مالک اور میرے سرکار ﷺ کی عنایت تھی زندگی میں پہلی مرتبہ کئی روز یونہی آرام میں گزرے اور سرورکونین ﷺ کے دربار منور کی عظمت اور سرکار ﷺ کی محبت اور یاد ہی میری انبساط وسرشاری کا موجب بنتی رہی اور روزانہ نعتیہ اشعار موزوں ہوتے رہے۔

ایک نعت مبارک یہ ہے:

اللہ کے دلدار ہیں سرکار ﷺ مدینہ
نبیوں کے جو سالار ہیں سرکار ﷺ مدینہ
تخلیق دو عالم کیا خالق نے انہیں سے
اللہ کے انوار ہیں سرکار ﷺ مدینہ

معراج کی شب حضرت موسیٰ ہوئے سرشار
اللہ کی دیدار ہیں سرکار ﷺ مدینہ

جو ان کی محبت میں ہو قدموں پہ نچھاور
اس دل میں ضیا بار ہیں سرکار ﷺ مدینہ

اصحاب ستارے بنے اس نور کے صدقے
سب ولیوں کے سردار ہیں سرکار ﷺ مدینہ

الحمد کہ سب روشنی نعت نبی سے
روشن ہوئے افکار ہیں سرکار ﷺ مدینہ

جس چاند سی صورت کا خدا بھی ہوا شیدا
ہم طالب دیدار ہیں سرکار ﷺ مدینہ

ثاقبؔ سے عنایات کا حق کیسے ادا ہو
قرباں مرے گھر بار ہیں سرکار ﷺ مدینہ



نعت مبارک

اپنے ملجا و ماوی ہیں میرے حضور ﷺ
رب کی رحمت کا دریا ہیں میرے حضور ﷺ

نور یزداں ہیں وہ اور سراج منیر
شان یٰسین و طٰہٰ ہیں میرے حضور ﷺ

قاب قوسین کی آیت ہے اعزاز میں
رب کے مہمان اسریٰ ہیں میرے حضور ﷺ

آپ کی دید میں تھی تجلی رب
شادکامی موسیٰ ہیں میرے حضور ﷺ

سیرت مصطفیٰ اپنی روشن کتاب
خلق قرآں سراپا ہیں میرے حضور ﷺ

خون سے جن کے اسلام روشن ہوا — شاہ کربل کے نانا ہیں میرے حضور ﷺ

بے خبر جس کی تنویر سے جبرئیل — عرش کا وہ ستارا ہیں میرے حضور ﷺ

اک اشارے سے شق ہوگیا چاند بھی — اعتراف دو پارہ ہیں میرے حضور ﷺ

ہم غلاموں کا دنیا بگاڑے گی کیا — جب ہمارا سہارا ہیں میرے حضور ﷺ

آپ کو رب نے اہل مزمل کہا — کملی والے دلارا ہیں میرے حضور ﷺ

دینے والا خدا اور قاسم حضور ﷺ — دونوں عالم کے داتا ہیں میرے حضور ﷺ

نعت گوئی کو فیض رفعتا ملا — شاعروں کا اجالا ہیں میرے حضور ﷺ

اپنے ثاقبؔ گدا کو نوازے ہیں خوب
سب تمہارا اتارا ہیں میرے حضور ﷺ

☆☆☆

نعت پاک

شمع ایمان ہیں تاجدار حرم — شان احسان ہیں تاجدار حرم

سارے جن و بشر ہیں ملک سجدہ ریز — ایسے ذیشان ہیں تاجدار حرم

انبیاء اولیاء اصفیا اور ملک — سب کے سلطان ہیں تاجدار حرم

عرش اعظم بھی سرشار ان سے ہوا — رب کے مہمان ہیں تاجدار حرم

ان کی عظمت ہے ارشاد لاترفعوا — جان ایمان ہیں تاجدار حرم

ان کی تعریف کرتا ہے پروردگار — ناز قرآن ہیں تاجدار حرم

جان نثاران کے صدیق، عمر اور علی — نور عثمان ہیں تاجدار حرم

عشق قرنی اویس اور بلال حبشؓ — ناز سلمان ہیں تاجدار حرم

نعت سرکار کا جس سے گلشن سجا جان حسان ہیں تاجدار حرم
سارے جن و بشر سارے کرو بیاں سب کے ارمان ہیں تاجدار حرم
دامن اولیاء سے جو وابستہ ہیں ہم غلامان ہیں تاجدار حرم
بس امید شفاعت ہے کچھ بھی نہیں ہم پشیمان ہیں تاجدار حرم
اپنے ثاقبؔ کو در پر بلا ہی لیے یوں مہربان ہیں تاجدار حرم

☆☆☆

نعت مبارک

ورد ہے اپنا صبح و مسا صلی اللہ صلی اللہ
خالق اکبر ان پہ فدا صلی اللہ صلی اللہ

ہم سے بشر کیا جانیں گے ان کا رتبہ ان کی شان
وہ ہیں مجسم نور خدا صلی اللہ صلی اللہ

حامد و محمود احمد ہیں اور محمد صلی اللہ
مصطفیٰ ہیں اور مجتبیٰ صلی اللہ صلی اللہ

نور الٰہی شان اتم ' باعث تخلیق کونین
شمس الضحیٰ اور بدر الدجیٰ صلی اللہ صلی اللہ

نور نبی جب چمکا ہے کفر وشرک ہوئے مستور
نغمہ وحدت گونج اٹھا صلی اللہ صلی اللہ

ان کی شان رفعت میں سبحان الذی اسریٰ ہے
عرش بھی ان سے جھوم اٹھا صلی اللہ صلی اللہ

رب سے ملاقی ایسے ہوئے قاب قوسین اوادنی
آپ امام الانبیاء صلی اللہ صلی اللہ

چشم فلک نے بھی دیکھا آپ کو یوں معراج کی شب
روح الامینؑ اور وہ کف پا صلی اللہ صلی اللہ

شجر و حجر نے کلمہ پڑھا سارے بت معدوم ہوئے
کعبے نے بھی سجدہ کیا صلی اللہ صلی اللہ

ان کے نائب اور دلبر حضرت بوبکرؓ اور عمرؓ
حضرت عثمانؓ مرتضیٰؓ صلی اللہ صلی اللہ

اس کے مقدر میں آئے ان کا کرم حق کی سنت
نعت جو ثاقبؔ نے یہ لکھا صلی اللہ صلی اللہ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

محبوب داور شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم
نبیوں کے سرور اپنے پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

شان مزمل' شان مدثر شان یسیں شان طہٰ
رب کے دلارے حسن منور صلی اللہ علیہ وسلم

تاج رسالت' شمع ہدایت' رحمت عالم' خلق معظم
مہمان رب کے عرش کے اوپر صلی اللہ علیہ وسلم

مثل بشر ہیں آپ' بشر کب قد جاءکم پر اپنا یقیں ہے
نور مجسم آپ سراسر صلی اللہ علیہ وسلم

رب کے دلبر اپنے نبی' نبیوں کے نبی ہیں اپنے نبی
کوئی نہیں ہے ان کے برابر صلی اللہ علیہ وسلم

صبح تجلی روئے منور کالی گھٹائیں زلف معنبر
نعت ہیں سب قرآں کے اندر صلی اللہ علیہ وسلم

ان کے غلاموں سے اللہ نے لاترفعوا اصوات کہا ہے
رب ہے مودب اللہ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم

نائب ہوئے صدیق اکبر' نائب ہوئے فاروق اعظم
عثمان غنی ذوالنور و حیدر' صلی اللہ علیہ وسلم

غوث دو عالم عبدالقادر' خواجہ اعظم خواجہ معیں ہیں
ان کو بنائے دین کے رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

نعت کی یہ توفیق ملی ہے خالق عالم کی سنت میں
مدح سرا ہے ثاقب کمتر' صلی اللہ علیہ وسلم

اس استغراق عقیدت ومحبت کی عبادت میں شب وروز کا زیادہ حصہ بسر ہوتا رہا اور عجب سرشاری میرے شریک حال رہی۔ ۱۵، ۱۶ ذیقعدہ ۱۴۲۱ ہجری کو عمرہ کی ادائی اور زیارت حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ۲۳ فبروری ۲۰۰۱ء کے انتظار میں رہے جو ہمارے قیام کی اجازت کا آخری دن تھا۔ ہمارے فرزند ہمارے قیام میں توسیع کی منظوری پاسپورٹ آفس سے حاصل کرنے کی کوشش میں تھے جو کامیاب ہوئی مگر پاسپورٹ میں اس کا اندراج ۲۷ فبروری کو عمل میں آیا۔ حج کی ادائی کے لیے پاسپورٹ آفس سے اجازت ممکن نہ ہونے پر بعض احباب کے مشورہ پر دمام کے گورنر سے رجوع ہوئے۔ ہمارے فرزند اور ان کی اہلیہ کو ادائی حج کی اجازت تو مل گئی اور وہ اپنے ساتھ ماں باپ کو بھی حج کے لیے لیجانا چاہتے تھے اس کے لیے داخلی معلمین کے ذریعہ تقریباً دو ہزار ریال فی کس اور قربانی کے چار سو ریال فی کس خرچ کرنے تھے۔ ۵ ذی الحجہ ۲۸ فبروری کو دمام سے مدینہ طیبہ اور مکہ مکرمہ کے لیے نکلنا تھا اس قدر کم مہلت اور پھر وہاں کی سرد آب وہوا اور ماحول کے سبب میرے ہاتھوں پیروں میں درد بڑھ گیا۔ دوسری تکلیف اور کمزوری بھی رہی۔ مصارف کا بوجھ فرزند پر پڑ رہا تھا۔ ان وجوہات کے علاوہ اپنی تین جوان بیٹوں کی ذمہ داری کے احساس نے مجھے یہ فیصلہ کرنے پر مجبور کیا کہ میں اپنی بیوی کو بہو اور شیر خوار پوترے کے ساتھ حج کی اجازت دوں اور میں آئندہ سالوں میں اپنے اور بیٹوں کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کروں اور اس موقع سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی غلامی اور بندگی کی معراج پانے کے لیے بارگاہ سرور کونین محبوب رب العالمین شفیع المذنبین رحمتہ اللعالمین کی بارگاہ کے بے کس پناہ میں عید الاضحیٰ کی نماز ادا کروں اور دو تین روز تک سکون وسرشاری کے ساتھ جبیں سائی کروں اور نذرانہ عقیدت پیش کرتا رہوں۔ چنانچہ یہ ارادہ کر کے اپنی بیوی فرزند بہو اور پوترے کی حج کے لیے روانگی کے بعد میں اپنے دوسرے بیٹے احمد ابوالمعالی حقانی صابری سلمہ سیول انجینئر جو ریاض میں سیول انجینئر ہے، ان کے پاس پہونچکر دوسرے روز ان کے ساتھ بارگاہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری کی آرزو میں سرشار رہا۔ یہاں یہ

تجزیاتی وتقابلی موقف میری اپنی تجرباتی رائے میں اظہار کرنا مناسب ہوگا کہ ویزٹ ویزا کے ذریعہ اس سرزمین پر پہونچ کر حرمین شریفین کے مقامات سے دور دراز علاقوں میں داخلی معلمین کے ذریعہ حج ادا کرنے کے مصارف حج کمیٹی کے ذریعہ راست حج کرنے کے مصارف سے کچھ زیادہ ہی ہوتے ہیں اور صرف پانچ دن مشاعر مقدسہ میں اور صرف ایک دن مدینہ منورہ میں حاضری کا موقع ملتا ہے۔اس طرح مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں قیام کی مدت مختصر ہونے کے علاوہ مصارف کا تناسب زیادہ ہوتا ہے۔اس لیے ہم ہندوستانی عازمین حج کو راست حاضر ہونا ہی زیادہ بہتر ہوگا۔ یہی پس منظر میرے احساسات پر اثر انداز ہوا۔میری آرزو بھی ہے اور اپنے مالک جل جلالہ' جل شانہ سے التجا بھی ہے کہ آئندہ سالوں میں حیدرآباد سے راست اپنے گھر میں حاضری اور حج کی ادائی کے لیے مصارف اور موقع نصیب فرمائیں۔۔

۶ ذی الحجہ روز پنجشنبہ میں اپنی بہو اور ان کے بچوں کے ساتھ دمام سے ریاض پہونچنے کا ارادہ کیا ہوا تھا مگر مقامی زبان سے ناواقفیت اور سفری امور کی تکمیل میں دشواری محسوس کر رہا تھا کہ میرے ارادہ سے واقف ہو کر میرے مخلص و بہی خواہ حیدرآبادی طبقہ مشائخین سے وابستہ بارگاہ سرورکونین کے شیدائی وفدائی محترم المقام جناب مصطفیٰ علی خان صاحب قادری المعروف سنجر نواب صاحب اپنی کار میں دہران سے دمام پہونچا کر ہمارے لیے ہر طرح کی آسانی بہم پہنچائی اور کچھ اشیائے خورد ونوش سے بھی مشکور فرمایا۔

دوران سفر میرے احساسات اور تصورات میں حرم نبوی اور روضہ منورہ جلوہ فرما رہے اور حرم مبارک کی عظمت میں یہ کلام موزوں ہوا۔۔

نعت پاک

کتنا حسیں ہے کتنا منور ان کے مکاں کی بات نہ پوچھو
رشک جناں ہے گنبد خضرا' ناز جناں کی بات نہ پوچھو

نور نبی ہے نور الٰہی ' نور نبی محبوب خدا ہے
اپنا یہ سینہ ان کا مدینہ' اس کے نہاں کی بات نہ پوچھو

رونق عالم اس پہ تصدق شہر مدینہ اللہ اللہ
شام تو شام نورانی ہے' صبح عیاں کی بات نہ پوچھو

روئے منور' نور الٰہی ' چاند ستارے اس کے بھکاری
زلف معنبر کی چاہت میں ابر رواں کی بات نہ پوچھو

سرور کونین اپنے آقا ' فقر فخری ناز تھا ان کا
بار نبوت کے حامل تھے' بار گراں کی بات نہ پوچھو

نور مجسم رہتے ہیں جس میں' نور خدا ہے اس کا محیط
نور کی چھت ہے نور کا چلمن' اس سائباں کی بات نہ پوچھو

اس شب اسریٰ براق تھی مرکب' روح الامیں تھے باگ پکڑ کر
حور و ملائک شاداں نازاں' کرو بیاں کی بات نہ پوچھو

کافر مشرک دیکھ رہے تھے' معبود ان کے ٹوٹ رہے تھے
تیغہ وحدت کی ضربوں سے حال بتاں کی بات نہ پوچھو

قرب کی دولت ان کو ملی ہے دامن شاہ بطحےٰ سے
کیسے دھنی ہیں اہل مدینہ' پیر و جواں کی بات نہ پوچھو

ان سے جہاں میں روشن ہوئے ہیں' شمع ولایت شمع ہدایت
ان کے ولی ہیں روشن ستارے' اس کہکشاں کی بات نہ پوچھو

ان کی محبت ان کی عطا ہے ان کی عنایت اپنی دولت
اترا رہا ہے ثاقبؔ اس پر' اس مدح خواں کی بات نہ پوچھو

۸ ذی الحجہ کی شام ذریعہ کار اپنے بیٹے سلمان صابری ان کی اہلیہ اور ایک بیٹے فیضان سلمہ اور دو بیٹوں مریم احمدی اور عمیرہ تنویر کے ساتھ اپنے محترم صمدھی جناب روف احمد خاں صاحب پلانٹ منیجر عبداللہ ہاشم گیاس پلانٹ کمپنی ریاض کے ساتھ مدینہ طیبہ کے لیے روانہ ہوئے۔ اس وقت تک میرے تصور اور تخیل نے یوں برجستہ عبادت کی ہے۔۔

زہے سامنے ہے مدینے کا دربار
جہاں جلوہ افروز ہیں رب کے دلدار

مرا طائر دل مچلتا ہے پیہم
میرے قلب و جاں کا یہی تو ہے گلزار

یہاں نور احمد کی جلوہ گری ہے
تجلی رب العلا کا ہے دیدار

غلاموں کے حق میں یہی تو ہے جنت
وہ منظر سہانا وہ منظر پُر انوار

دراقدس پر حاضری کی سعادت
نوازے ہیں ادنی غلاموں کو سرکار

یہاں سرفرازی وہاں سرخروی
مقدر کے اپنے وہی تو ہیں مختار

درِ مصطفیٰ پر ملا یوم عرفہ
یہاں ہیں خلیل و ذبیح کے جگر دار

ملے گی یہاں عید کی ہم کو خیرات
یہاں دست بستہ ہے ابر گہر بار

ہے دامان نسبت کی تنویر دل میں
مرے سارے احساس ہیں آج سرشار
یہ سلمان و فیضان مریم عمیرہ
مہربان ہیں ان پہ نبیوں کے سردار
ملے گا نواسوں کا ' ولیوں کا صدقہ
کہ ثاقبؔ ہے اک صابری طوق بردار

☆☆☆

نعتیہ نذرانہ عقیدت بارگاہ سرور کونین میں

اے شمع حرم اے نور خدا ' قربان ہمارے جان وجگر
اے شمس و الضحیٰ اے بدر الدجیٰ' قربان ہمارے جان و جگر
اے سرور کل اے ختم رسل ' فخر آدم ' فخر عیسیٰ
نبیوں کے نبی' محبوب خدا ' قربان ہمارے جاں و جگر
معراج کی شب میں اللہ نے ' خود عرش بریں پر بلوایا
جبریل فدا ' موسیٰ بھی فدا ' قربان ہمارے جان و جگر
ایھا المزمل رب نے کہا ' یسیں کی شان طہٰ کی شان
اے رحمت عالم صل علی قربان ہمارے جان و جگر
بوبکر ' عمر' عثمان و علی ' سلمان و اویس و بلال حبش
خواجہ بھی تمارے غوث الوریٰ ' قربان ہمارے جان و جگر
کچھ صرف عمل پر نازاں ہیں' ایمان کہاں الفت کی بنا
اے شافع امت روز جزا ' قربان ہمارے جان و جگر

معطی ہے خدا پر قاسم تم ' مختار ہماری قسمت کے
دیتے ہیں طلب سے ہم کو سوا ' قربان ہمارے جان و جگر

ہم قادری ہیں ہم صابری ہیں ' چشتی و نظامی بندے ہیں
یوں دامن نسبت ہم کو ملا ' قربان ہمارے جان و جگر

مجبور بھی ہیں مظلوم بھی ہیں ' امت پہ ہو اپنی رحم و کرم
اٹھتے ہیں ہمارے دست دعا ' قربان ہمارے جان وجگر

اس لطف و عطا پر آقا کے ' کیا پیش کریں کیا نذر کریں
کچھ پاس نہیں ہے اس کے سوا ' قربان ہمارے جان و جگر

کچھ فاطمہ زہرا کا صدقہ ' کچھ اپنے نواسوں کا صدقہ
کردیجئے عطا ثاقبؔ ہے گدا ' قربان ہمارے جان و جگر

☆☆☆

معروضہ غلام ازل بروز عیدالضحی روز دوشنبہ ۱۴۲۱ ھ

اک نگاہ کرم تاجدار حرم — شان جود و کرم تاجدارحرم
آپ شمع حرم ' آپ شاہ امم — آپ نور قدم تاجدارحرم
دین اسلام پایا ' عروج کمال — آپ عالی ہمم تاجدارحرم
آپ خلق عظیم ' آپ حسن شیم — حق کی شان اتم تاجدارحرم
آپ کی شان اقدس پہ قربان ہے — سارا عرب و عجم تاجدارحرم
رحمت عالمین دور امت کا ہو — زخم جور و ستم تاجدارحرم
آپ ہی کے کرم پر ہے اپنی نجات — اے شفیع الامم تاجدارحرم
غوث و خواجہ کا دامن گرفتہ ہوں میں — رکھیئے میرا بھرم تاجدارحرم

آپ کے فیض کو سجدے کرتا ہے یہ میرا ناز قلم تاجدارحرم

در پہ آیا فقط آپ کے فضل سے
ثاقبؔ بے درم تاجدار حرم

☆☆☆

بارگاہ سرورکونین ﷺ میں عیدالاضحیٰ کی سرشاریاں

منظوم احساسات

مدینے کے دربار میں عیدالاضحیٰ — حضوری دلدار میں عیدالاضحیٰ
یہی حج ہے میرا یہی میری معراج — یہ پائین سرکار میں عیدالاضحیٰ
ملا ہے ہمیں سبز گنبد کا سایا — نبوت کے آثار میں عیدالاضحیٰ
دیئے دامن دل میں رحمت کے موتی — فضاء گہر بار میں عیدالاضحیٰ
مسرت سراپا چمکتی رہی ہے — ہدایت کے مینار میں عیدالاضحیٰ
بنی نور و رحمت کی بارش مسلسل — زمین پر انوار میں عیدالاضحیٰ
گلے سے لگاتی تھی شیدائیوں کو — وہ پائین ضیا بار میں عیدالاضحیٰ
مسیحا کی صورت نظر آرہی تھی — مری چشم بیمار میں عیدالاضحیٰ
زہے بلبل صابری کی یہ قسمت — رسالت کے گلزار میں عیدالاضحیٰ
نوازیں گے وہ عید کی آج خیرات — ملی ان کے دربار میں عیدالاضحیٰ
یہاں کیسے گزری ہے کیسے کہوں میں — نہ ممکن ہے اظہار میں عیدالاضحیٰ
الٰہی مقدر کو کردے منور — بنے شمع کردار میں عیدالاضحیٰ

یہ ثاقبؔ کی رگ رگ میں سرشاریاں ہیں
رچی شعری افکار میں عیدالاضحیٰ

واضح باد کہ ۱۶ ذی قعدہ روز جمعہ حرم نبوی میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی تھی اور پائین میں جگہ ملی تھی۔ نماز عیدالضحیٰ بھی اسی پائین مبارک ادا کرنیکی آرزو رہی۔ یہ محض سرکار کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم تھا کہ پائین مبارک میں رسائی کے لیے بہت پہلے آجانا چاہئے تھا مگر یہاں آنے پر نماز فجر کے بعد بھی کچھ دیر ہوئی اور میرے لیے کوئی جگہ نظر نہیں آرہی تھی مگر کچھ پاکستانی مخلص حضرات نے تھوڑی سی جگہ فراہم کردی اور میں بہت اطمینان اور سرشاری کے ساتھ پائین سرکار میں نماز ادا کیا اور وہیں سے صلوۃ وسلام کا نذرانہ پیش کیا۔ میری آرزو کی یہ تکمیل محض میرے سرکار کی عنایت وکرم فرمائی تھی۔ نماز عید کی ادائی کے بعد میں عیدالضحیٰ سے متعلق اشعار گنگناتا رہا اور پھر بہت سارے احباب وطن جو دور دور سے بھی حرم شریف میں نماز عیدالاضحیٰ ادا کرنے کی نیت سے آئے تھے ان سب سے عید کی باہمی ملاقات اور مبارکباد کے بعد واپس ہوتے ہوئے صحن حرم شریف میں جنت البقیع کی جانب رخ کر کے میں ایصال ثواب کے لیے ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھ رہا تھا کہ ایک صاحب جو لباس اور وضع قطع سے انتظامی اور نگران عملے سے وابستہ نظر آرہے تھے وہ مجھے اس طرح کھڑے دیکھ کر ٹوک دئے اور کہا کہ اپنا رخ قبلہ کی طرف کر کے دعا کیجئے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ میں نے کہا کیا بات ہے ایسا کیوں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ سے دعا کرنا ہے تو صرف قبلہ کی طرف منہ کرنا چاہئے وہ یہ سمجھے کہ میں روضہ سرکار کی جانب رخ کر کے کچھ مانگ رہا ہوں۔ جس کو وہ اپنے عقیدے کے مطابق شرک سمجھتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالی ہر جگہ اور ہر طرف ہے۔ میں اس کو مخاطب کر کے اہل الجنت البقیع کے لیے ایصال ثواب کر رہا ہوں۔ اس میں کہاں ممانعت ہے۔ یہ بھی سنت ہے۔ میرے اس جواب سے وہ اچھا جزاک اللہ کہتے ہوئے چلے گئے اور میں ایصال ثواب کر کے اپنی قیامگاہ پہونچنے سے پہلے یہ معلوم کر کے پریشانی ہوئی کہ میرے صمدھی جناب روف احمد خان صاحب حیدرآبادی جو ریاض سے یہاں تک اپنی کار میں لیکر آئے تھے اور ہمارے لیے ہر طرح کی سہولت پہونچا رہے تھے ان کا موبائیل فون جوان کی کمپنی کی اہم ذمہ داریوں کی

تکمیل کے لیے اہم ذریعہ تھا وہ کہیں کھو گیا۔ مجھے تشویش تھی اور اس معاملہ کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے رجوع کر کے معروضہ کیا۔ الحمد اللہ ایک گھنٹہ کے اندر موبائیل فون ایک ہوٹل میں مل گیا۔ یہ بھی محض میرے سرکار کی کرم فرمائی اور غلام نوازی تھی میں اس کے بعد نماز ظہر کی ادائی کے لیے حرم شریف میں حاضر ہوا۔ جماعت سے پہلے کے وقفہ میں مقام اصحاب صفہ پر بیٹھ کر محویت میں رہا۔ اسی وقت سرکار کی شان میں نذر عقیدت کا احساس ابھرا اور آمد ہوتی رہی۔ وہیں بیٹھے بیٹھے اشعار ضبط تحریر میں لاتا رہا۔ یہ بھی میرے سرکار کی غلام نوازی ہے۔ اور یہ کلام ایک نئے انداز اور بحر میں ہوا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے:

نعت پاک

اللہ کے دلدار ہیں دلدار ہیں دلدار
سب نبیوں کے سردار ہیں سردار ہیں سردار
سرکار مدینہ مرے سرکار دو عالم ﷺ

قد جاء من اللہ کہا نور خدا نے
اللہ کے انوار ہیں انوار ہیں انوار
سرکار مدینہ مرے سرکار دو عالم ﷺ

سب حور و ملک جن و بشر ان پہ نچھاور
سرکاروں کے سرکار ہیں سرکار ہیں سرکار
سرکار مدینہ مرے سرکار دو عالم ﷺ

واللیل ہیں وہ عنبریں زلفیں جو کہا رب
شمس الضحیٰ رخسار ہیں رخسار ہیں رخسار
سرکار مدینہ مرے سرکار دو عالم ﷺ

ایمان کا گلزار ہیں توحید کی مہکار
جنت کے وہ مختار ہیں مختار ہیں مختار
سرکار مدینہ مرے سرکار دو عالم ﷺ

للعالمین رحمت کہا سرکار کو رب نے
ہم رحم کے طالب بنے حقدار ہیں حقدار
سرکار مدینہ مرے سرکار دو عالم ﷺ

تعظیم نبوت کے سوا کچھ نہیں ایماں
اے سوء عقیدہ تو خبردار خبردار
سرکار مدینہ مرے سرکار دو عالم ﷺ

بس آپ کی رحمت کے بھروسے پہ ہیں زندہ
ہم ایسے گنہگار خطاکار خطا کار
سرکار مدینہ مرے سرکار دو عالم ﷺ

وہ خواجہ اعظم مرے صابر کے تصدق
اب صابری گلشن ہے ثمر وار ثمر وار
سرکار مدینہ مرے سرکار دو عالم ﷺ

تو اپنے مقدر پہ کرے ناز بجا ہے
ثاقبؔ ترے غم خوار ہیں غم خوار ہیں غم خوار
سرکار مدینہ مرے سرکار دو عالم ﷺ

☆☆☆

☆☆☆☆☆

عیدالاضحیٰ کے روز مغرب کی نماز ادا کر کے میں اپنے مقررہ وظیفے کے پڑھنے اور دعا میں مصروف تھا کہ ایک ڈاڑھی والے خوش پوشاک صاحب جو میرے قریب بیٹھے تھے اٹھ کر ریال کے کچھ نوٹوں کا چھوٹا بنڈل میری شیروانی کے جیب میں رکھ کر چلے گئے میں حیرت زدہ انہیں دیکھتا رہ گیا اچانک دل میں احساس ہوا کہ میں نے جو گنگنایا تھا۔

ملے گی مجھے عید کی آج خیرات

یہ محض عید کی خیرات میری تمنا کے مطابق میرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عطا ہوئی ہے۔ اس احساس نے میرے دل وروح کو سرشار کر دیا۔

پھر نماز مغرب کے بعد سے عشاء کی نماز سے قبل تک باب جبرئیل کے سامنے صحن حرم میں چند حیدرآبادی احباب کی خواہش پر روضہ منورہ پر عقیدت ومحبت کی نظریں ڈالتے ہوئے چند نعتیں جو اس حاضری کے موقع پر موزوں ہوئی تھیں وہ سناتا رہا۔ یہ موقع بھی میرے لیے سرکار کونین کی غلام نوازی کا مرحلہ تھا۔

نماز عشاء کے بعد محترم جناب مولوی سید عظمت علی صاحب حیدرآبادی کی خواہش پر چند احباب کے ساتھ مجھے بھی جناب عظمت علی صاحب کی قیامگاہ پر جو محترم جناب احمد الدین اویسی صاحب کی کرم گستری کے نتیجہ میں اہل وطن کے لیے جو عمرہ یا حج وزیارت بارگاہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مدینہ منورہ آتے ہیں یہاں ان کے قیام کا انتظام رہتا ہے۔ جو اہل وطن کے لیے ہر طرح سہولت بخش ہے۔ ان کی محفل میں شرکت کرنا نصیب ہوا جہاں عید ملاپ کی مسرت میں تناول طعام کا اہتمام کیا گیا تھا۔ حیدرآبادی طرز کے دسترخوان سے لطف اندوز ہو کر ایک صاحب کی کار میں حرم نبوی کے سامنے اتر کر اپنی قیامگاہ دار الغزال جانا چاہا۔ مگر بدقسمتی سے قیامگاہ تک پہونچنے کا راستہ بھول گیا۔ آس پاس کی کئی گلیوں میں دریافت کرتا ہوا پھرتا رہا ایک اردو داں نوجوان کی مخلصانہ ہمدردی کے باوجود قیام گاہ کا راستہ معلوم نہ کر سکا۔ تقریباً رات کے پونے دو بج رہے تھے۔

میں پھر حرم نبوی کے صحن میں آخری کاوش کے ارادے سے اس طرف کا رخ کر کے چلتا رہا۔ اس وقت میرے احساس نے یاد دلایا کہ مجھے اپنے مہربان سرکار ﷺ سے معروضہ پیش کرنا چاہئے۔ عالم تصور میں چلتے چلتے سرکار سے معروضہ کیا کہ حضور یہ حقیر غلام پریشان ہے۔ اسے اپنی قیامگاہ تک پہونچنے کا انتظام فرمایئے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کچھ ہی لمحات میں چلتے چلتے حرم شریف کے ایسے حصے میں پہونچا جہاں مجھے یاد آیا کہ یہی راستہ ہے قیام گاہ تک پہونچنے کا۔ چنانچہ میں اسطرف چلتا رہا اور قیام گاہ کے مضافات میں پہونچ کر بہت سرشار ہوا اور اپنے کمرہ میں پہونچ کر شکر گذار ہوا۔ اس وقت رات کے دو بجے چکے تھے۔ دو تین گھنٹے آرام کر کے پھر فجر کی نماز میں شرکت کے لیے حرم شریف میں پہونچا اور نماز کی ادائیگی کے بعد حضور سرور کونین ﷺ کے مواجہ شریف میں حاضر ہو کر اپنی طرف سے اپنے تمام لواحقین احباب و مخلصین کی طرف سے صلوۃ وسلام کا نذرانہ پیش کر کے سب کے لیے کامرانی و سرفرازی کے معروضے پیش کیا۔ جب بابِ جبرئیل دروازے سے باہر نکلا تو سامنے جنت البقیع کی طرف سے سورج نمودار ہوتا ہوا نظر آیا۔ اور ایسا محسوس ہوا کہ وہ فرط مسرت وانبساط میں اپنی پہلی کرنیں سرکار کے روضہ انور پر نچھاور کر کے نورانیت کی بھیک مانگ رہا ہے۔ اور سرشار ہو کر چمکتا جا رہا ہے اور دنیا کو منور کر رہا ہے۔ اس کے بعد حیدر آبادی احباب میں بشمول جناب حافظ نوید افروز صاحب اور جناب خالد محی الدین قادری صاحب کے ساتھ جنت البقیع میں حاضر ہو کر امہات المومنین، سرکار سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ اور جلیل القدر صحابہ کرام اور بزرگان ومقبولین کے مزارات پر جن کے صرف چند نشانات حجری موجود ہیں۔ فاتحہ کا نذرانہ پیش کر کے اپنے قیام گاہ پہونچا اپنے بیٹے کے ہمراہ پھر تیار ہو کر محترم جناب روف احمد خاں صاحب کی کار میں سوار ہو کر حرم شریف اور اس کے مناروں کا نظارہ کرتے ہوئے ان اشعار کو گنگناتے ہوئے گزرتے رہے۔

دل مضطرب کا عجب مرحلہ ہے
در مصطفیٰ سے جدا ہو رہا ہے
عجب رشک جنت یہ شان حرم ہے
یہاں پر خدا ہے حبیب خدا ہے
در سرور انبیاء سے جدائی
یہاں چشم پرنم کا ہونا روا ہے
یہ نعتوں کا نذرانہ ہے پیش سرکار
میرے پاس اس کے سوا اور کیا ہے
لحد میں لیے جاؤں گا شکل شمع
یہ منظر جو اس دل کی زینت بنا ہے
الٰہی اسے سرفرازی عطا کر
مرا سر جو آج ان کے در پر دھرا ہے
در قدس پر پھر مری حاضری ہو
یہی آرزو ہے یہی التجا ہے
تصدق میں صدیق و حضرت عمر کے
مرا دل کرم کی عطا مانگتا ہے
مرا دل یہ کہتا ہے سرکار کے ساتھ
یہاں غوث و خواجہ و صابر پیا ہے
منار حرم دور تک دیکھتا ہوں
رسالت کی تنویر جلوہ نما ہے

جدائی کے آنسو، بہئے جا رہا ہے
غلام ازل ثاقبؔ پہ خطا ہے

☆☆☆

کچھ ہی فاصلہ طے کر کے ہم مسجد قبا میں داخل ہوئے اور دو رکعت نفل نماز ادا کی اور اپنی اس خوش قسمتی پر نازاں اور سرشار ہے کہ یہاں کی حاضری اور دو رکعت نماز کی ادائی ایک عمرہ کے ثواب کا مستحق بناتی ہے اس اعزاز کے تحت جو اس مسجد کو حاصل ہے کہ اس کی ابتدائی تعمیر خود دست مبارک سرور کونین ﷺ اور جلیل القدر صحابہ کرام کے ہاتھوں عمل میں آئی تھی جس میں سرکار دو عالم ﷺ ہر شنبہ کے روز کبھی پیدل اور کبھی سواری میں اس مسجد میں تشریف لاتے اور دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ سرکار دو عالم اور صحابہ کی اتباع اور سنت کی پیروی کی توفیق نصیب ہوئی۔ یہاں کی حاضری کے بعد کچھ ہی فاصلہ پر مسجد حضرت بلال رضی اللہ عنہ میں حاضری کی خوش بختی نصیب ہوئی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی عظمت اور سرکار سے ان کی والہانہ شفتگی کی یاد کروٹیں لیتی رہی جب یہاں سے ریاض کی طرف آگے بڑھنے لگے تو مشرق کی طرف حرم نبویؐ کے دلکش مینار نظر آئے اور ان کے نظارہ کی سرشاری کے ساتھ ہم ۱۲ گھنٹوں تک چلتے ہوئے ریاض پہونچے۔

مسجد قبا میں حاضری اور ادائی نماز کی سرشاری یوں ڈھلی ہے:

سرور کی بنا کردہ یہ مسجد قبا ہے — سرکار کا مصلے یہ مسجد قبا ہے
روئے زمیں پہ اولی یہ مسجد قبا ہے — توحید کا اجالا یہ مسجد قبا ہے
دست رسول انور تعمیر میں لگا ہے — اصحاب کی عمارہ یہ مسجد قبا ہے
سرکار کا بشارہ یہ مسجد قبا ہے — عمرہ ہے یک دوگانہ یہ مسجد قبا ہے
قلب وجگر کو اس سے ملتی ہے اک مسرت — دلکش حسیں نظارا یہ مسجد قبا ہے
تنویر ہے نبی کی تنویر صحابہ ہے — انوار کا مجلّے یہ مسجد قبا ہے

کرتے ہیں طوف اس کا کروبیاں ملائک　　جنت کا اک حدیقہ یہ مسجد قبا ہے
ایمان اس میں ڈھل کر ہوتا ہے اور منور　　رحمت کا ایسا چشمہ یہ مسجد قبا ہے
اس سے ترا مقدر روشن رہے گا ثاقبؔ
اب عظمت نصیبہ یہ مسجد قبا ہے

☆☆☆

مسجد حضرت بلالؓ کے نظارے کی سرشاری ان اشعار میں ملاحظہ فرمائیں۔

ہاں کتنی شاندار ہے یہ مسجد بلالؓ
حسن ابد قرار ہے یہ مسجد بلالؓ
عشق ووفا شعاری ہیں جس ذات پر نثار
انہیں کی یادگار ہے یہ مسجد بلالؓ
سرکار کے حرم کے میناروں کو دیکھتی
ایمان کا منار ہے یہ مسجد بلالؓ
قربان جائیں جن پہ تھا عشق نبی محیط
اس عشق کا حصار ہے یہ مسجد بلالؓ
حب نبی نہ ہو تو وہ ایمان ہی نہیں
جس کی ہے یوں پکار ہے یہ مسجد بلالؓ
ثاقبؔ کے جان و دل کا سرور آج مرحبا
جس پر ہوا نثار ہے یہ مسجد بلالؓ

☆☆☆

روز جمعہ ۲۱ ذی الحجہ ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۶ مارچ ۲۰۰۰ء کی صبح ہمارے لیے کرب واضطراب

لے کر آئی۔ اس مقدس سرزمین سے جدائی کا تصور ہمارے احساسات کو مجروح کرتا رہا۔ بارہا آنکھیں پرنم اور دل مضطرب ہوتا رہا۔ اسی عالم اضطرار میں فکر شعری نے اس مقدس اور ارض کی خدمت میں وداعی نذرانہ پیش کرنے کے لیے چند پھول جمع کئے جو میرے آنسوؤں کو اپنے پہلو میں لیے داغدار ہو رہے تھے۔ بادل پرنم و باچشم پرنم یہ تحفہ پیش کرتے ہوئے ہم بعد نماز جمعہ ہند کے لیے روانہ ہوئے۔

وداعی معروضہ یوں تھا ملاحظہ فرمایئے:

دل کی حالت کیا بیاں ہو آنکھ بھی پرنم ہوئی
تیری عظمت کے لیے اب گردن دل خم ہوئی
الوداع ارض مقدس الوداع ارض حرم

حضرت آدم و حوا تجھ پہ رکھے تھے قدم
شہر جدہ ہے ہمارے واسطے باب حرم
الوداع ارض مقدس الوداع ارض حرم

حضرت ابراہیم و اسمعیل کی تو یادگار
چشمہ زمزم سے ہے تو آج تک بھی تابدار
الوداع ارض مقدس الوداع ارض حرم

حامل بیت خدا و حامل حرم نبی
وہ ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ تیری روشنی
الوداع ارض مقدس الوداع ارض حرم

تجھ میں ہے خوشنودی رب العلا و مصطفیٰ
تجھ میں ہے بلد الامین جس کی قسم کھایا خدا

الوداع ارض مقدس الوداع ارض حرم

چاند سورج اور ستارے کہکشاں تجھ پر نثار
نذر دے کر اپنی کرنوں کی وہ پاتے ہیں قرار

الوداع ارض مقدس الوداع ارض حرم

حج و عمروں کی سعادت بانٹنے والی ہے تو
روضہ خیر البشر سے ہوگئی تو سرخرو

الوداع ارض مقدس الوداع ارض حرم

شرمساری سے ہوئے ہیں مضطرب یہ قلب و جاں
میں نچھاور کررہا ہوں تجھ پہ یہ اشک رواں

الوداع ارض مقدس الوداع ارض حرم

ثاقبؔ دیگر کو اپنے حرم میں پھر بلا
صدقہ شاہ امم سن لے تو اس کی التجا

الوداع ارض مقدس الوداع ارض حرم
الوداع الوداع الوداع الودع

☆☆☆☆

یاد شان حرمین

عجب جانفزا ہے وہ شان حرمین — بڑی دلربا ہے وہ شان حرمین
جلال خدا ہے جمال نبی ہے — یہ دونوں کا جلوہ ہے وہ شان حرمین
ہیں سورج قمر اور ستارے بھکاری — ازل کا اجالا ہے وہ شان حرمین
سریر خدا ہے خدا ہے سریر نبی ہے نبی ہے — یہ کعبہ وہ روضہ ہے وہ شان حرمین

مطاف اور منزل ہے کروبیاں کی
کہ یوں برملا ہے وہ شان حرمین

وہ عرش اور جنت ہیں خود جس کے مشتاق
اک ایسا نظارا ہے وہ شان حرمین

مریضان عشق خدا اور نبی کا
یہی تو مداوا ہے وہ شان حرمین

نگاہوں میں ثاقبؔ کے جلوہ نما ہے
جو جنت کا مژدہ ہے وہ شان حرمین

☆☆☆

یاد ارض حرمین

زمین مقدس تو یاد آ رہی ہے
بہت مضطرب ہوں بڑی بے کلی ہے

وہ مکے میں اللہ تعالی کا گھر ہے
تجھے حق تعالی کی قربت ملی ہے

عجب شان کعبہ ہے اللہ اکبر
تو یوں عرش اعظم کی ہمسر بنی ہے

حرم کے لبادے میں تنویر حق ہے
تجلی رب مسکراتی کھڑی ہے

وہاں رفعت و عظمت ہاجرہ بھی
صفا اور مروہ کی سعی بنی ہے

ملا حکم زمزم تو تھرا گئی ہے
قیامت تلک یوں ابلنے لگی ہے

وہ عرفات ہے اور وہ جبل رحمت
جہاں آخری وہ خطاب نبی ہے

منیٰ ہے مقام رضائے الہی
کہ شیطاں پہ جمرات کی واں رمی ہے

شب مزدلفہ تجھ کو مخصوص ہوئی ہے
یہ معراج ہے عظمت بندگی ہے

مدینے سے قسمت تری جگمگائی
کہ مہر رسالت کی واں روشنی ہے

مدینے کی عظمت ہے سب سے نرالی
رسالت کی نوبت وہاں بج رہی ہے

وہ آغوش میں سبز گنبد کو لے کر
حبیب خدا کی تو مسند بنی ہے

فرشتے بچھاتے ہیں آنکھیں جہاں پر
عجب نور افزا وہ ہر اک گلی ہے

اسے سجدے کرتی ہیں سورج کی کرنیں فدا سبز گنبد پہ خود چاندنی ہے
ریاض الجنہ ہے صفہ کا مرکز وہاں باب جبرئیل کی سرخوشی ہے
وہ حنانہ استن لرزتا کھڑا ہے جدائی اقا جو دھڑکن بنی ہے
وہ جنت بقیع کی عجب جانفزا ہے نقیب رضائے الٰہی بنی ہے
جبیں پر تری وہ مبارک قدم ہیں جبیں جن پہ جبریل نے بھی رکھی ہے
ضیائے قمر اور خورشید و اختر ضیائے حرم میں پناہ مانگتی ہے
وہ مسجد قبا کی ہے پہلو میں تیرے بنا جس کی سرکار نے خود رکھی ہے
ثواب ایک عمرہ کا ملتا ہے اس کو وہ جس نے دو رکعت نفل یاں پڑھی ہے
چھپا کر میں دل میں لیے جا رہا ہوں منار مدینہ کی جو مہ وشی ہے
بصیرت مری اور روشن ہوئی ہے وہ خاک مدینہ جو سرمہ بنی ہے
جبین عقیدت ہے اب محو سجدہ یہ حرمین کی روشنی جو ملی ہے
بنا ہے یہی میری تسکیں کا ساماں تصور میں دل کے تری روشنی ہے
بشارت بنی وہ جگہ میرے حق میں وہ پائین سرکار میں جو ملی ہے
میں دیکھوں گا ان کے کرم سے تجھے پھر یہ امید آ کر لبھانے لگی ہے
سفارش مری میرے آقا سے کرنا بلانا مجھے اختیار نبی ہے
مجھے حج و عمروں کی دولت عطا ہو یہی آرزوئے دل بندگی ہے
مری فکر کی روشنی بن کے رہ تو یہی میری معراج ہے سرخوشی ہے

بنا کر تجھے حرز جاں میں رکھوں گا
یہ شیدا ترا ثاقبؔ صابری ہے

☆☆☆

قصیدہ حمدیہ بحضوری خانہ کعبہ

میرے مالک ترا شکر و احسان ہے ۔۔۔ تیرا بندہ ترے گھر کا مہمان ہے
تیری مرضی نوازے نوازے جسے ۔۔۔ تیرا فضل و کرم اس کا سامان ہے
اک گنہگار بندے پہ ایسا کرم ۔۔۔ قلب سرشار ہے جان حیران ہے
عرش تو عرش ہے فرش پر یہ مکاں ۔۔۔ کتنا پر نور ہے کتنا ذیشان ہے
دونوں عالم و کونین ہیں دم بخود ۔۔۔ تیری کیا شان ہے تیری کیا شان ہے
میں گنہگار ہوں میں خطا کار ہوں ۔۔۔ تو غفور و رحیم اور رحمان ہے
میری ہر اک دعا اے خدا کر قبول ۔۔۔ میرا دست دعا میرا دامان ہے
سارے اسباب تیرے کرم سے بنے ۔۔۔ بارہا آؤں یہ میرا ارمان ہے
فضل سے اپنے اس کو بھی در پر بلا ۔۔۔ تیرا بندہ وہ جو زیرِ حرمان ہے
بیٹیوں کو بھی کر حج و عمرہ عطا ۔۔۔ التجا ہے مری میرا ارمان ہے
مجھ کو عمرہ کی توفیق پھر جو ملی ۔۔۔ شادماں شادماں میرا ایمان ہے
دیکھ کر حجر اسود مقام خلیل ۔۔۔ سجدہ شکر میں قلب اور جاں ہے
اب منیٰ میں بھی دیکھوں گا کہ اس جگہ ۔۔۔ قعر ذلت میں محصور شیطان ہے
اہل ایمان کی ضرب جمرات سے ۔۔۔ اب وہ مردود شیطاں پشیمان ہے
جا کے عرفات دل میں بسا لوں گا میں ۔۔۔ نور افزا جو محبوب کی شان ہے
تجھ سے مانگا ہے جو بھی مجھے مل گیا ۔۔۔ مہربانی تری تیرا احسان ہے
وہ جو عرفان و سلمان و نعمان ہے ۔۔۔ تیرا احسان ہے ایک حسان ہے
تیرا فیضان' فیضان و عمران ہیں ۔۔۔ ان نبیروں میں فرقان وغفران ہے
اک غلام ازل کو نوازا ہے یوں ۔۔۔ میرا سب گھر کا گھر تجھ پہ قربان ہے

تیرا فضل و کرم چاہئے اور رضا　　امت مسلمہ جو پریشان ہے
اپنا ایقان ہے اپنا ایمان ہے　　خیر امت کا تو ہی نگہبان ہے
غوثؒ و خواجہؒ و صابرؒ کا میں ہوں غلام　　طوق نسبت ہی اک میری پہچان ہے
جلوہ مصطفیٰ جلوہ کبریا　　میری قسمت کو مل جائے ارمان ہے
دونوں عالم میں لاج اس کی رکھ لے خدا
آج ثاقبؔ ترے در کا دربان ہے

☆☆☆☆

حمد رب العلا جل جلالہ

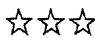
کعبہ انور حسن مجلی ان کے حرم کی بات نہ پوچھو
ہم کو بلائے اپنے گھر میں رب کے کرم کی بات نہ پوچھو
معطی ہیں مالک قاسم ہے سرورؐ اپنے مقدر روشن ہیں ان سے
ان کی عطا ہے اپنا اثاثہ' ناز و نعم کی بات نہ پوچھو
سرور کل اس شاہ رسل کا' دامن نسبت ہاتھ میں لے کر
جب سے بنے ہیں در کے بھکاری' اپنے بھرم کی بات نہ پوچھو
دیکھتی ہے جنت' حسرت سے' رب کا مکاں ہے فرش زمیں پر
اس میں بسا ہے حجر اسود' شان حرم کی بات نہ پوچھو
طوف حرم کی شان اللہ اللہ' ان کی غلاموں کی کثرت سے
آمد پہ جن کی کعبہ جھکا ہے' نور قدم کی بات نہ پوچھو
پروانہ بن کر شمع حرم کے' آتے ہیں ہر دم لاکھوں ملائک
اہل عرب کی بات نہ پوچھو' اہل عجم کی بات. نہ پوچھو

لا اقسم بھذا البلد کی نسبت ملی سردار رسل سے
حشر تلک یہ شان رہے گی، رب کی قسم کی بات نہ پوچھو

رب کی عنایت کے حامل، معمار حرم ہیں ان کے خلیل
کیسی ملی ہے ان کو عظمت، نقش قدم کی بات نہ پوچھو

حمد خدا اور نعت نبی کی، توفیق جو ثاقب کو ملی ہے
ان کی عطا ہے ان کا کرم ہے، اس کے قلم کی بات نہ پوچھو

باغ ارم بھی خلد بریں بھی، چاند ستارے اس پہ فدا ہیں
صبح حرم ہے نور کا محور، شام حرم کی بات نہ پوچھو



حمدیہ قصیدہ

خدایا ہے یہ مجھ پہ احسان تیرا — ترے گھر میں ہوں آج مہمان تیرا
یہ مکہ کی کیا شان ہے اللہ اللہ — کہ اس میں سجا ہے خیابان تیرا
کھڑا ہے حرم اوڑھ کر کالی کملی — یہ تقسیم کرتا ہے عرفان تیرا
زمین ناز کرتی ہے، ہے عرش کو رشک — یہ گھر ہے خدا، کتنا ذیشان تیرا
مدینے کے کوچے ہیں جنت بداماں — جہاں پر ہے محبوب ذیشان تیرا
مدینہ و مکہ زمین کے ہیں سرتاج — وہ محبوب کا گھر یہ ایوان تیرا
وہاں دین کا ڈنکا بجتا رہا ہے — وہ اجمیر تیرا وہ جیلان تیرا
ہمیں راستہ مل گیا تیرے در کا — ملا پیر جب قطب عرفان تیرا
نبی ﷺ پر درود و سلام ہے یہ لازم — یہ تاکید کرتا ہے قرآن تیرا
ہے یہ بھی عبادت تری بندگی میں — کہ صلوا علیہ ہے فرمان تیرا

احادیث انور ہیں چاند اور ستارے ہے مہرِ ہدایات قرآن تیرا
ائمہ بنے رہبر راہ منزل ہے یہ اہل سنت پہ احسان تیرا
جو چلتا ہے بس تیری مرضی پہ مولی فرشتوں میں برتر وہ انسان تیرا
ہمیں اپنے ولیوں سے وابستہ رکھنا کہ ہے ان کے ہاتھوں میں دامان تیرا
تو ماں باپ سے بھی سوا مہرباں ہے میں ہوں ایک بندہ پشیمان تیرا
مجھے اپنی رحمت کا حقدار کردے مجھے لیکے آیا ہے ارمان تیرا
مجھے بارہا حاضری یوں عطا کر رہے شامل حال فیضان تیرا
یہ توفیق حمد اور نعت نبیؐ کی کرم ہے خدائے مہربان تیرا
فدا اس پہ ہوتی رہی فکر شعری ملا جب کوئی اس کو عنوان تیرا
تو خالق ہے معبود و پروردگار ہے عیسائی، ہندو، مسلمان تیرا
یہ سب سرفرازی یہ سب کامرانی کرم پر کرم ہے یہ احسان تیرا
ترا فضل بے پایاں، عرفان تیرا یہ سلمان و نعمان حسان تیرا
نبیرے دیے ہے یہ فیضان تیرا یہ عمران و فرقان و غفران تیرا
رہیں شادماں بیٹیاں ان کی اولاد کہ چھایا رہے ان پہ فیضان تیرا
بہت ناز سے کررہا ہوں دعائیں میں ادنیٰ غلام غلامان تیرا

یہ معراج پائی ہے ثاقبؔ کی قسمت
بنا آج وہ در کا دربان تیرا

☆☆☆

حمدیہ معروضہ ببارگاہ رب العزت جل جلالہ

اک بندہ عاصی پہ الٰہی یہ عنایت
حج کے لیے دربار میں آنے کی سعادت

یہ کعبہ اقدس ہے بنا شمعہ وحدت
لاکھوں سے سوا ہے ترے بندوں کی یہ کثرت

اللہ ترے گھر کی ہے کیا شان و شوکت
قربان ہوئی جاتی ہے خود عرش کی عظمت

یارب یہ حرم تیری جلالت کا ہے مظہر
وہ شان جمالی کا ہے دربار رسالت

لبیک کے نعروں سے فضا گونج رہی ہے
ہے رشک ملائک ترے بندوں کی عبادت

ہم جیتے ہیں یارب اسی امید کو لے کر
یارب تری رحمت کو ہے ہر حال میں سبقت

کیا شکر کروں گا مری عاجز یہ زباں ہے
یہ ساری سرافرازی ہے بس تیری حمایت

اترنے لگی ہم سے گنہگاروں کی قسمت
جو آپ کے ولیوں کا ملا دامن نسبت

سر میری خطاؤں کا ہے خم تیری عطا پر
اب مجھ پہ ہے غالب یہی احساس ندامت

ہاتھوں میں ترے ولیوں کا ہے دامن نسبت
ثاقبؔ کو ملے بارہا آنے کی اجازت

☆☆☆

نعتیہ کلام بحضور دربار نبوی ﷺ

ہے ان کا کرم سر بسر اللہ اللہ
مدینے کا پھر یہ سفر اللہ اللہ

جہاں نور و رحمت نے ڈیرا سجایا
وہ منظر ہے پیش نظر اللہ اللہ

مرے دل کی خوشیوں کا عالم نہ پوچھو
یہ سر ہے مرا ان کا در اللہ اللہ

طواف حرم کررہی ہے مری روح
ہے سرشار قلب و جگر اللہ اللہ

مقدر کو ملتی ہے تابانی ان سے
مدینے کے شام و سحر اللہ اللہ

عجب جانفزا ہے تجلی حرم کی
نچھاور ہیں شمس و قمر اللہ اللہ

رسائی کے اسباب بن ہی گئے ہیں
بنے میرے آنسو' گہر اللہ اللہ

وہی التجاؤں کے مختار کل ہیں
دے آرزو کو اثر اللہ اللہ

عنایت ہے ان کی کہ ہر حال میں ہیں
مرے حال سے باخبر اللہ اللہ

مجھے ایک در سے وہ جوڑے ہوئے ہیں
پھروں گا میں کیوں در بدر اللہ اللہ

مری شاد کامی مری سرفرازی
وہ چشم کرم ہے ادھر اللہ اللہ

بہت مہربان مہرباں ہیں
وہ سرکار خیر البشر اللہ اللہ

یہ ان کی عطا ہے یہ ان کی نوازش
بنا میں شجر با ثمر اللہ اللہ

مری فکر شعری ہے ممنون ان کی
دیے ہیں اسے بال و پر اللہ اللہ

رسالت ولایت کے فیضان کا مرکز
دکن میں ہے عارف نگر اللہ اللہ

جہاں صابری چشتی شمع ہے روشن
وہ خواجہ کا کاغذ نگر اللہ اللہ

وسیلے سے عرفاں کے ثاقبؔ ہے پر فیض
ہے آباد سب گھر کا گھر اللہ اللہ

☆☆☆

نعت سرور کونین ﷺ

سب نبیوں میں ذیشان ہیں سرکار دوعالم ﷺ
کونین کے سلطان ہیں سرکار دو عالم ﷺ

قرآن کی آیات میں اعلان ہوا ہے
ہاں رحمت رحمان ہیں سرکار دو عالم ﷺ

اللہ کے محبوب ہیں مختار دو عالم
سب تابع فرمان ہیں سرکار دو عالم ﷺ

یہ شان کسی اور نبی نے نہیں پائی
یوں عرش پہ مہمان ہیں سرکار دو عالم ﷺ

سب حور و ملک ان پہ تصدق ہیں نچھاور
جبریل کا ارمان ہیں سرکار دو عالم ﷺ

دوزخ میں نہ جائے گا کوئی امتی ان کا
یوں شافع عصیان ہیں سرکار دو عالم ﷺ

یہ قادری چشتی جو ملا دامن نسبت
سب آپ کے فیضان ہیں سرکار دو عالم ﷺ

پھر آپ کے دربار میں آنے کی سعادت
یہ آپ کے احسان ہیں سرکار دو عالم ﷺ

اس ثاقبؔ پر ناز کے دل اور جگر جان
سب آپ پہ قربان ہیں سرکار دو عالم ﷺ

☆☆☆

نعت شریف

دیار حرم میں بلاتے ہیں سرکار ﷺ
غلاموں کی قسمت جگاتے ہیں سرکار ﷺ

زہے اس کی مشتاق ہوتی ہے جنت
جسے اپنا روضہ دکھاتے ہیں سرکار ﷺ

شفاعت کا حقدار ہوتا ہے زائر
غلاموں کو مژدہ سناتے ہیں سرکار ﷺ

یہ ان کا کرم ہے یہ ان کی عنایت
مری بزم ارمان سجاتے ہیں سرکار ﷺ

دل و جاں سے جو ان کا ہوتا ہے شیدا
اسے اپنے رب سے ملاتے ہیں سرکار ﷺ

تجلّی رب کا وہ ہوتا ہے ناظر
جسے اپنا جلوہ دکھاتے ہیں سرکار ﷺ

وہ محبوب داور ہیں ملجا و ماویٰ
وہی سب کی بگڑی بناتے ہیں سرکار ﷺ

ولایت کی مسند کے مختار کل ہیں
جسے چاہیں اس پر بٹھاتے ہیں سرکار ﷺ

جبیں اپنی رکھتا ہوں ان کے قدم پر
تصور میں جب میرے آتے ہیں سرکارؐ

ملی تجھ کو توفیق نعتوں کی ثاقبؔ
تجھے اپنا شاعر بناتے ہیں سرکار ﷺ

☆☆☆

نعت مبارک

نبی ﷺ اپنے جن پر فدا ہر نبی ہے
نثار ان پہ کونین کی سروری ہے

یہ سلطان کونین کی بارگاہ ہے
رسالت جہاں ہاتھ باندھے کھڑی ہے

یہ کتنی سہانی پیاری گھڑی ہے
جبیں آج اس در پہ میری جھکی ہے

غلامی کو ملتی ہے معراج جس جا
دو عالم کے سلطان کی یہ گلی ہے

میں جالی کو چوموں کروں دل سے سجدے
یہی آرزو ہے یہی سرخوشی ہے
وہ مسند نشیں ہیں تمام اولیاء میں
تصور میں دل کے یہ محفل سجی ہے

مری بندگی آج اتراری ہے
جبیں دل کی قدموں پہ ان کے جھکی ہے
یہاں سے جہاں بھر میں گونجے ہیں نغمے
یہاں دین انور کی نوبت بجی ہے

ہیں پہلو میں بوبکرؓ و فاروقؓ ان کے
ابد تک نبی ﷺ کی رفاقت ملی ہے
یہاں باب جبریل اک یادگار ہے
وہ اصحاب صفہ کی یاد آرہی ہے

ریاض الجنہ کی جنت ہے مشتاق
حبیب خدا کی یہ جلوہ گری ہے
ردائے بقیع اوڑھ کر خود میں نازاں
یہاں آکے جنت بھی یوں بس گئی ہے
تجھے ان کے لطف و کرم نے نوازا
تو ثاقبؔ غلام ازل صابری ہے

ثنا نبی ﷺ

نبیوں میں وہی ہیں سب سے سوا سبحان اللہ سبحان اللہ
سرکار مرے محبوب خدا سبحان اللہ سبحان اللہ

قد جاء من اللہ نور بھی ہیں لولاک لما کی شان بھی ہیں
قرآن میں خود خالق نے کہا سبحان اللہ سبحان اللہ

معراج کی شب اللہ اللہ کیا وصل خدا کا منظر تھا
خود عرش معلّٰی نازاں تھا سبحان اللہ سبحان اللہ

اب مجھ میں نہیں تاب و طاقت، جل جائیں گے پر گر آگے بڑھوں
جبریل نے یوں سدرہ پہ کہا سبحان اللہ سبحان اللہ

حضرت کے کف پا کی عظمت یوں سارے ملائک جانتے ہیں
جبریل نے پیشانی کو رکھا سبحان اللہ سبحان اللہ

کیا شان ہے ان کی صل علیٰ، قرآن بھی ہے یوں رطب اللساں
ہیں شمس الضحیٰ، ہیں بدر الدجیٰ سبحان اللہ سبحان اللہ

مخدوم ہوئے ہیں صابر پیا محبوب ہوئے ہیں ان کے نظام
سرتاج ہیں خواجہ غوث الوریٰ سبحان اللہ سبحان اللہ

وہ ماہ رسالت کیا کہنے اصحاب ستارے بن کے رہے
چمکیں گے ابد تک سب اولیاء سبحان اللہ سبحان اللہ

اللہ اور ملک خود حور پڑھتے ہیں مؤمن کے لیے لازم ہے درود
قرآن میں ہے یہ حکم خدا سبحان اللہ سبحان اللہ

قربان ہیں اس کے قلب و جگر، ذہن اور قلم، فکر شعری
ثاقب کو بنائے مدح سرا سبحان اللہ سبحان اللہ

نعت مبارک

ان کا دربار یہ کتنا ذیشان ہے
ساری کونین کا وہ جو سلطان ہے

ان کی دہلیز اقدس پہ سر ہے مرا
آج پورا ہوا دل کا ارمان ہے

اس غلام ازل کو نوازے ہیں پھر
میری جان ان پہ صدقے ہے قربان ہے

یا الٰہی سدا اس سے وابستہ رکھ
قلب جو آج اس کا دربان ہے

ان کے لطف و عطا اور میری خطا
دیکھ کر دل پشیماں' پشیمان ہے

میرے ہاتھوں میں جو ان کا دامان ہے
ان کا احسان ہے ان کا احسان ہے

عرش اعظم پہ جو رب کے مہماں رہے
آج وہ میرے ارماں میں مہمان ہے

کوئی مرض آ کے مجھ کو ستائے گا کیا
ان کی نظر کرم میرا درماں ہے

ان کے غوث اور خواجہ کا میں ہوں غلام
صابری قادری طوق پہچان ہے

ان کی رحمت کا فیض اس کو مل جائے گا
جب یہ ثاقبؔ غلام غلامان ہے

☆☆☆

نعت پاک

مدینے کا دربار دل میں سجا ہے
وہ پر نور منظر عجب جانفزا ہے

وہاں حاضری کا تقاضا ہے افزوں
جہاں چار سو جلوہ حق نما ہے

ہیں واں رحمت عالمین محو راحت
وہاں رب کی رحمت کا ڈیرا سجا ہے

فدا جس پہ ہوتے ہیں جن و ملائک
حبیب خدا کا وہ گنبد ہرا ہے
خدا کے خزانوں کے مختار کل ہیں
غلاموں کا دامن وہیں سے بھرا ہے
وہ جبریل کی باریابی کا شاہد
انہیں باب جبریل تکتا کھڑا ہے
بقیع دیکھی ہے در مصطفیٰ پر
کہ سورج کی کرنوں نے سجدہ کیا ہے
جہاں کی ہوا ' جا کے قدموں کو چومی
وہاں کشت نسبت ہرا اور بھرا ہے
جہاں خواجہؒ ' صابرؒ ' نظامؒ اور رضاؒ ہیں
وہاں شان سرور ﷺ کا ڈنکا بجا ہے
ہمارا وہاں بول بالا ہو یارب
دیار حرم میں یہی التجا ہے
یہ ثاقبؔ کو پھر بارہا یاں بلا لے
غلامی کا گردن میں پٹہ پڑا ہے

☆☆☆

نعت مبارک دیار حرم

عقیدت ہوئی پھر مدینے میں مہماں — مرے دل میں ہے آج جشن چراغاں
وہ جنت مبارک رہے زاہدوں کو — مدینہ غلاموں کی ہے خلد ارماں

یہ شاہ رسل ہیں یہہ مختار کل ہیں
کرم ان کا ہے باریابی کا ساماں

شہنشاہ کونین کی بارگہ میں
نئی زندگی پالیا میرا ایماں

نگاہ کرم پر تصدق دل و جاں
عوارض کا میری بنی ہے یہ درماں

رسائی در پاک تک یوں ملی ہے
وسیلہ بنی نسبت غوث دوراں

وسیلے کی قرآں میں تاکید آئی
ہیں خوش بخت ہم لے کے ولیوں کا داماں

یہ ان کی عطائیں یہ میری خطائیں
رہوں گا پشیماں ' پشیماں ' پشیماں

جو ہے ان کی عظمت و نسبت کا قائل
وہی ہے مسلماں وہی ہے مسلماں

خدا ہی کو معلوم ہے ان کا رتبہ
رہے عرش پر اپنے رب کے جو مہماں

خلیلؑ و ذبیحؑ ان کے ہیں جداعلی
وہ خود اور نوا سے بھی محبوب سبحاں

وہ صدیقؓ و فاروقؓ و عثمانؓ ہیں نائب
علیؓ ان کے داماد ہیں شیر یزداں

درِقدس پر کررہا ہوں دعائیں
ہوں مقبول یہ بہر شاہ رسولاں

خدا خود رہا ان کا مشتاق ثاقب
غلامی کی معراج ہے ان کا ارماں

☆☆☆

نعت پاک بارگاہ سرور کونین ﷺ

خوشی دل میں انگڑائیاں لے رہی ہے
درِ مصطفیٰ پر مری حاضری ہے

جہاں سجدے کرتے ہیں چاند اور سورج
یہاں نور رحمت کی جلوہ گری ہے

یہ ہے سبز گنبد خیابان رحمت
یہاں چادر نور و رحمت تنی ہے

جہاں سر جھکاتے ہیں حور و ملائک
مدینے کے سرکار کی یہ گلی ہے

یہہ فخر رسل ہیں یہاں محو راحت
رسالت یہاں دست بستہ کھڑی ہے

شب اسریٰ موسیٰ نے پایا ہے ادراک　　جمال خدا ہی جمال نبی ہے
میں ان کے قدم پر جبیں اپنی رکھوں　　یہی آرزو ، التجائے دلی ہے
مری شاعری کو ملی سجدہ ریزی　　جہاں شان سرور کی نوبت بجی ہے
ملی ان کی نسبت کی جب آبیاری　　ہماری مرادوں کی کھیتی ہری ہے
رسائی کا جس سے ملا ہے وسیلہ　　مرا پیر کامل شہ ہاشمی ہے

اسے بھیک لطف و کرم کی عطا ہو
غلام ازل ثاقبؔ صابری ہے

☆☆☆

نعت مبارک

در مصطفیٰ پر غلام آ گیا ہے　　مرے دل میں خوشیوں کا میلہ لگا ہے
غلامی کو معراج یوں مل رہی ہے　　یہ سر ہے مرا اور در مصطفیٰ ہے
یہ کتنا حسیں سبز گنبد ہے واللہ　　محیط اس پہ رحمت کی نوری ردا ہے
یہہ وہ جلوہ گاہ حبیب خدا ہے　　فدا چاند سورج کی جس پر ضیا ہے
فدا ان پہ خود ان کا رب العلا ہے　　جو شمس الضحیٰ ہے جو بدر الدجیٰ ہے
کوئی ان کا ثانی ہوا ہے نہ ہوگا　　کہ مسند بنا ان کا عرش علی ہے
تمام انبیائے سے ہے عظمت نرالی　　شفاعت کا تاج ان کے سر پر سجا ہے
ہیں لخت جگر ان کی خاتون جنت　　نواسوں میں ان کے شہ کربلا ہے
خسر ان کے صدیق اکبرؓ سے ہیں　　تو داماد عثمانؓ ، علی مرتضیٰؓ ہے
تھی جبریل امین پر عیاں ان کی عظمت　　کف پا کو پلکوں سے سجدہ کیا ہے
رسائی کے اب تک بنے یہ وسیلے　　یہ جو قادری چشتیہ سلسلہ ہے

بنائے ہمیں اہل سنت جماعت غلامی ہماری ہوئی برملا ہے
پکڑ کر یہ محشر میں عاصی کہیں گے یہی تو ہمارا شفیع الوری ہے
زیارت یہاں بار بار یوں عطا ہو یہی آرزو ہے یہی التجا ہے
اسے بھیک عفور و کرم کی عطا ہو
یہ ثاقب گدا در پہ یوں مانگتا ہے

☆☆☆

نعتیہ قصیدہ

یہ دربار سرکار ہے رشک جنت یہاں نور افشاں ہے شمع رسالت
مدینے کی کیا شان ہے اللہ اللہ یہ ہے سبز گنبد خیابان رحمت
وما ارسلنک کہا خود ہی رب نے وہی ہیں ہمارے لیے رب کی رحمت
وہی تو ہیں نبیوں کے سردار و سرتاج تمام انبیاء کی کئے جو امامت
گرے منہ کے بل لات وعزا منات بت جھکا خود بھی کعبہ بروز ولادت
پلٹ آیا سورج دوپارہ ہوا چاند بنی اختیار نبی رب کی قدرت
نبی نے کہا اپنے اصحاب کو تارے منور کیا جن کو فیضان صحبت
وہ مہر رسالت کی کرنیں ہیں یہ سب صداقت' عدالت' سخاوت' شجاعت
رہ عشق میں ہیں وہ مینارہ نور بلال حبش کی عقیدت محبت
الہی یہ ملت میں تقسیم کردے اویس قرن کو ملی ہے جو نعمت
ہمیں جان ودل سے پیارے ہیں بے شک رسول خدا کے یہ سب آل و عترت
ہمارے مقدر کی تنویر ہے یہ وہ نور رسالت یہ شمع ولایت
ہے دنیا و عقبی میں اپنی ضرورت وہ ان کی حمایت وہ ان کی شفاعت

فقط ان کی رحمت پہ ہم جی رہے ہیں
لیے دل میں حسن عقیدت کی ثروت

دلوں میں نبی کی ہے عظمت و الفت
تو کہلائے عالم میں ہم اہل سنت

رضائے نبی ہے رضائے الٰہی
یہی تو ہے مقصود ہم اہل سنت

ہمیں خیر امت کا درجہ دیئے ہیں
جو زیب گلو ہوگیا طوق نسبت

شریعت طریقت کے حامل رہیں تو
ملے گی ہمیں معرفت اور حقیقت

ہیں فرق عقیدت میں فرقے بہتر
ہے ان کا کرم ہم ہوئے اہل سنت

نبی آج بھی اپنے مختار کل ہیں
یہی ہے یہی مسلک اہل سنت

اسی سے ہمیں سرخروی ملے گی
رہے یونہی قائم یہ حسن عقیدت

در قدس پر جبہ سائی ہے نعمت
وہ گستاخ کہتے ہیں شرک اور بدعت

غلام ازل جو بھی آتے ہیں در پر
تو بنتی ہے ہمدم نوید شفاعت

مرے ہاتھ آیا جو داماں نسبت
نبی رہنما اک ولی کی کرامت

مجھے اپنی خیرات سے بھی نوازے
ملی عید الضحیٰ کی جب یاں مسرت

شہنشاہ کونین کی ہے عنایت
یہ عمرہ کی نعمت وہ حج کی سعادت

مری بندگی کی اسی میں ہے معراج
مجھے بارہا یوں عطا ہو زیارت

بہت ناز کرتی ہے ثاقبؔ کی قسمت
ہے سرکار ﷺ کی اس پہ چشم عنایت

☆☆☆☆

☆☆☆

☆

منظر حدود حرم مکہ مکرمہ بدوران حج

یہ کیف عمرہ اور حج میں دل ہیں سب کے شادماں
ہیں لاکھوں بندگان رب رواں دواں رواں دواں

وہ ذات حق ہے احدیت ہے شان شان کن فکاں
رضا ہے لوح اور قلم ہے عرش اس کا آستاں

عرب کے بھی عجم کے بھی زمیں کے گوشے گوشے کے
نظر میں آرہے ہیں سب حرم میں شکل کہکشاں

زباں پہ نعرہ لبیک ' طواف شکل پروانہ
ہیں ایک ہی لباس میں یہ رب کے سارے بندگان

نبی کے ہم غلاموں کو ہے ناز اپنے بخت پر
خدائے ذوالجلال بھی ہیں کتنے ہم پہ مہرباں

خلیلؑ اور ذبیحؑ کی وہ یاد دلنواز میں
سجا ہے زیر آسمان ' رحمتوں کا سائباں

زمیں بنی عروس ہے تو آسماں ہے محودید
وہ رشک کررہی ہے دیکھ کر بہار جاوداں

پہونچ ہی جائیں گے یہ سارے ساحل مراد پر
لگے ہیں کشتیوں پہ یہ جو نسبتوں کے بادباں

زمین قدس و ہند پر کرم طفیل مصطفیٰ
نہوگی فکر دشمناں ' اگر ہوں آپ مہرباں

میں ثاقب حقیر ہوں ' کروں گا شکر کیا بیاں
کرم کو تیرے سجدے کررہے ہیں میرے قلب و جاں

منظر مقام منیٰ بدوران حج

منیٰ کے سارے میداں کو بنایا اپنا کاشانہ
بنایا ہے اسے یوں مرض عصیاں کا شفاخانہ

دل و جاں کو عطا کرتا ہے یاں کامل شفا مولیٰ
ہوشیدائی اگر اس کا تو ہوجاتا ہے مستانہ

غلامان نبی ﷺ کو یوں بلایا اپنی چوکھٹ پر
کرم کی سب پہ بارش ہے بانداز رحیمانہ

ردا عفوو کرم کی ہر کسی کو بانٹتا ہے وہ
قبولیت بھی دیتا ہے بانداز کریمانہ

ترا گھر اس زمیں پر اے خدا شمع تجلی ہے
مرے دل کو بنا اس شمعِ وحدت کا پروانہ

ترے عفو کرم کی بھیک سے بھر جائیں گے دامن
کوئی بندہ نہ ہوگا اس جگہ رحمت سے بیگانہ

الٰہی اہل ایماں کو بنادے اس کے متوالے
سجایا ہے [illegible] نے مے الفت کا خم خانہ

یہ حمد اور نعت کی توفیق ہو مقبول میرے رب
بجز اس کے نہیں ہے پاس میرے کوئی نذرانہ

خلیلؑ اللہ ، ذبیحؑ اللہ کی اس بزم ذیشاں میں
ذبیح اللہ بھی ہیں بن کے فضل رہنمایانہ

اسے عفوو کرم اپنی رضا ، اپنی عطا دیدے
بنی ہے فکر ثاقبؔ آج کشکول گدایانہ